مکتبہ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

فتنۂ دجّال

اور

اس سے نجات کا راستہ

کافر

تالیف
حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

مکتبہ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

منہاج السنت ڈاٹ کام پر تمام ''پی ڈی ایف'' کتب قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

منہاج السنت النبویہ ﷺ لائبریری ٹیم



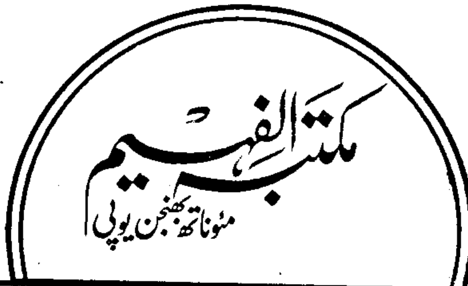
فتنۂ دجّال

اور

اس سے نجات کا راستہ

تالیف

حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ



نام کتاب — فِتنۂ دجّال اور اس سے نجات کا راستہ

تالیف — حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

طابع و ناشر — مکتبہ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

سال اشاعت — جولائی ۲۰۱۴ء

تعداد اشاعت — ایک ہزار ایک سو

صفحات — 136

ملنے کا پتہ

مکتبہ الفہیم ریحان مارکیٹ، دھوبیا املی روڈ، صدر چوک مئوناتھ بھنجن

القرآن پبلیکیشنز سری نگر	اسلام ورلڈ بنگلور، چار مینار بک سنٹر بنگلور
اسلامک بک سروس سری نگر	مکتبہ دار السلام سری نگر، مکتبہ مسلم سری نگر
سلفیہ بک شاپ سری نگر، امین بک سینٹر نوگڑھ	مکتبہ المعارف ممبئی، عمری بک ڈپو ممبئی
ھدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس حیدر آباد	حافظ عبدالخالق صاحب عالیاوی ناندیڑ
دکن ٹریڈرس مغل پورہ حیدر آباد	مکتبہ دار السلام اننت ناگ کشمیر
محفوظ بک ڈپو مالیگاؤں، خیر بک ڈپو ڈمریا گنج	اسلامک بک سینٹر، بنرگٹا، بنگلور
کوہ نور انٹر پرائزز اورنگ آباد	اسلامک انفارمیشن سینٹر کرلا ممبئی

فتنہ دجال اور اس سے نجات کا راستہ



مسنون خطبہ

«إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ»

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

---

① آل عمران : ۱۰۲/۳ ـ ② النساء: ۱/٤ ـ ③ الاحزاب: ۷۰/۳۳ـ۷۱ـ
④ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب خطبته ﷺ فی الجمعة: ۱۵۳/٦ـ ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة ـ نسائی، کتاب صلاة العیدین باب کیف الخطبة ـ ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل ـ دارمی، باب اتباع السنة ـ مسند احمد: ۱۲۷/٤ـ۱۲٦ـ

"بلاشبہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اُس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں، دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور (پھر) اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو (بچو)۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"



عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ !

"اے لوگو! بے شک زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا۔ میں آخری نبی ہو اور تم آخری امت ہو اور وہ لامحالہ تم میں نکل کر رہے گا۔"

(ابن ماجه : كتاب الفتن)

اور صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے آدمی سے ڈرایا، آگاہ رہو! وہ کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہو گا۔" (بخاری كتاب الفتن)

رسول اکرم ﷺ عموماً ہر نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس عظیم فتنہ سے ہمہ وقت گھبراتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے دو گروہوں کو نار جہنم سے بری قرار دیا ہے۔ ایک معرکۂ ہند میں شرکت کرنے والا اور دوسرا دجال کے خلاف عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر لڑنے والا۔

(سنن نسائی)

زیر نظر کتاب **"فتنہ دجال اور اس سے نجات کا راستہ"** میں، جو ہمارے بھائی حافظ عمران ایوب حفظہ اللہ کی کاوش ہے، میں اسی مسئلہ پر کتاب وسنت کی روشنی ڈالی گئی ہے۔

بالعموم آج کا مسلمان اس مسئلہ سے آگاہ نہیں ہے۔ کافی عرصہ سے ہماری کوشش تھی کہ اس پر مدلل کتاب آئے۔ الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس پر ''قصہ مسیح الدجال'' کے نام سے کتاب تحریر فرمائی جس کا انداز بہت علمی تھا۔ حافظ عمران ایوب حفظہ اللہ نے بھرپور محنت کر کے عام فہم اور عوامی انداز میں اس مسئلہ کو یوں بیان کر دیا ہے کہ مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔



پیش لفظ

بیماری کتنی ہی مہلک اور پریشان کن کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی شفا ضرور نازل فرمائی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ بیماری کی تشخیص صحیح طور پر ہونی چاہیے اور پھر یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ اس کی شفا کس چیز میں ہے۔ فرمان نبوی کے مطابق اگرچہ فتنہ دجال دنیاوی فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے بچاؤ کے طریقے بھی بتلا دیے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں فتنہ دجال کا کامل ادراک ہونا چاہیے اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کا بھی علم ہونا چاہیے۔ یہ کتاب انہی دو باتوں کا مجموعہ ہے۔

راقم الحروف نے اس کتاب میں نصوص شرعیہ سے کرید کرید کر وہ تمام معلومات یکجا کرنے کی کوشش و جستجو کی ہے جو دجال کے متعلق قابل اعتبار دلائل سے ملتی ہیں۔ دلائل کے لیے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض مقامات پر ناگزیر وضاحت کے لیے ائمہ کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں۔ احادیث کی تخریج کے لیے جدید اسلوب اپنایا گیا ہے۔

امید واثق ہے کہ اس کتاب کے ذریعے لوگ فتنہ دجال کی کنہ و حقیقت تک رسائی حاصل کرلیں گے اور انھیں دجال سے نجات کا راستہ بھی مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فتنہ دجال سے محفوظ رکھے۔ (آمین!)

حافظ عمران ایوب



مقدمہ

قیامت کا وقوع ناگزیر ہے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناانصافی سے پیش آئے۔ جیسا کہ دنیا میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں، کوئی تنگی وسختی برداشت کر کے بھی حکم الٰہی پر عمل کرتا ہے تو کوئی آرام وآسائش کے باوجود بھی نافرمانیوں پر تلا رہتا ہے، کوئی غربت وافلاس کا شکار ہو کر بھی صدقہ وخیرات کرتا ہے تو کوئی بے پناہ مال ودولت کا مالک ہو کر بھی کچھ خرچ نہیں کرتا، کوئی مجرم ہو کر بھی دنیا میں سرعام دندناتا پھرتا ہے تو کوئی بے گناہ سزا کا مستحق قرار دے دیا جاتا ہے، کوئی امن وآشتی اور محبت والفت سے زندگی بسر کرتا ہے تو کوئی دنگا فساد مچا کر، چوری چکاری کر کے اور قتل وغارت کا بازار گرم کر کے وقت گزارتا ہے اور کوئی دنیا میں اپنا تمام وقت صرف مال ودولت، جاہ وحشمت، عہدہ ومنصب اور اقتدار ومرتبہ حاصل کرنے کے لیے ہی برباد کر کے چلا جاتا ہے تو کوئی اپنی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام کی سربلندی، باطل ادیان کے خاتمہ اور محض رضائے الٰہی کے حصول کے لیے صرف کر جاتا ہے۔

اس صورتحال کے پیش نظر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسا دن ہو جس دن مجرم کو بے گناہ سے الگ کر دیا جائے، گنہگاروں کو ان کے گناہوں کی سزا ملے، لوگوں کے حقوق ضبط کرنے والوں سے بدلہ لیا جائے، نیک اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا بدلہ ملے تاکہ ان کے لیے خوشی ومسرت اور فرحت وانبساط کا سامان مہیا ہو سکے۔

بالفرض اگر ایسا نہ کیا جائے تو یہ ناانصافی ہوگی ان لوگوں کے ساتھ جنھوں نے دوسروں

کے گناہوں کی سزا بھگتی، جنھوں نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا، جنھوں نے دنیا میں لوگوں کی زیادتی بھی کھلے دل سے برداشت کی، جن کے حقوق پامال کر دیے گئے اور جنھیں دنیا میں آزادی سے جینے کا حق بھی نہ دیا گیا۔

لہٰذا عقل و منطق کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عدل و انصاف ہونا چاہیے یعنی قیامت کا دن ہونا چاہیے۔ کتاب و سنت میں بیشتر مقامات پر قیامت کا ذکر کیا گیا ہے، سورۂ حج میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی سختی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ (الحج: ۱-۲)

''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، بلاشبہ قیامت کا زلزلہ ایک عظیم حادثہ ہے، جس دن تم اسے دیکھ لو گے (اس دن حال یہ ہوگا کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگ تجھے مدہوش دکھائی دیں گے، مگر وہ مدہوش نہیں ہوں گے لیکن (اللہ کا عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے) اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔''

سورۂ حج کے دوسرے مقام پر فرمایا:

وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿٧﴾ (الحج: ۷)

''بے شک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ قبر والوں کو اٹھائے گا۔''

سورۂ حاقہ میں قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
وَاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ
وَاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ
﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾
يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۜ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ
﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ
طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ
﴿٣٦﴾ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ (الحاقۃ:۱۳-۳۷)

”جب صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔ اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن وہ بالکل کمزور ہو جائے گا۔ اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور تیرے پروردگار کا عرش اس

دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تم (سب لوگوں کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے، تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہیں رہے گا۔ تو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو، مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب (کتاب) ملنا ہے۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا، بلند و بالا جنت میں جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ پیو، اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔ لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی وہ کہے گا کہ کاش! مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے؟ کاش! موت میرا کام (ہمیشہ کے لیے) تمام کر دیتی۔ (آج) میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہیں دیا۔ (ہائے!) میری سلطنت خاک میں مل گی۔ (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو، پھر اسے دوزخ میں ڈال دو، پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیائش ستر ہاتھ ہے، جکڑ دو۔ یہ نہ تو اللہ عظمت والے پر ایمان رکھتا تھا اور نہ مسکین کے کھانا کھلانے پر رغبت دلاتا تھا۔ تو آج اس کا یہاں نہ کوئی دوست ہے اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے، جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی بھی نہیں کھائے گا۔"

سورۂ معارج میں فرمایا:

يَوْمَ تَكُونُ ٱلسَّمَآءُ كَٱلْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ
حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ ٱلْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِى مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ
بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَـٰحِبَتِهِۦ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ ٱلَّتِى تُـْٔوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن فِى
ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾ (المعارج:٨-١٤)

’’جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوجائے گا اور پہاڑ (دھنکی ہوئی) رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہیں گا (حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے۔ (اس روز) گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں (سب کچھ) دے دے (یعنی) اپنے بیٹوں، اپنی بیوی، اپنے بھائی اور اپنا کنبہ جو اسے پناہ دیتا تھا اور روئے زمین کے سب لوگ (بطور فدیہ) دے دے اور اپنے آپ کو عذاب سے بچالے (لیکن ایسا نہیں ہوگا)۔‘‘

سورۂ تکویر میں فرمایا:

إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ (التکویر: ۱-۴)

’’جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، ستارے بے نور ہو جائیں گے، پہاڑ چلائے جائیں گے اور دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں کھلی پھریں گی۔‘‘

ایک اور جگہ قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا:

إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلْكَوَاكِبُ ٱنتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا ٱلْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝
(الانفطار: ۱-۵)

’’جب آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھڑ جائیں گے، سمندر بہ نکلیں گے اور قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی (اس وقت) ہر شخص معلوم کرلے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَ يَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ

اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ ›› [1]

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ (راج) میں بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ ›› [2]

''قیامت کے دن لوگوں کو سفید و سرخی آمیز زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جیسے میدہ کی صاف و سفید روٹی ہوتی ہے۔''

یہ تمام شرعی نصوص وقوع قیامت کے اثبات کے لیے کافی ہیں۔ مزید برآں یہ بھی یاد رہے کہ بعض نصوص سے تو پتا چلتا ہے کہ قیامت انتہائی قریب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ اسراء میں لوگوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ (بنی اسرائیل: ٥١)

''وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ (قیامت) کب واقع ہوگی تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی ہو۔''

اسی طرح سورۂ معارج میں فرمایا:

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿٦﴾ وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾ (المعارج: ٦-٧)

''لوگ اس (عذاب) کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔''

سورۂ احزاب میں ہے:

---

① بخاری، کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الارض: ٦٥١٩۔

② بخاری، کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الأرض: ٦٥٢١۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ (الاحزاب:٦٣)

''آپ کو کیا خبر، عین ممکن ہے کہ قیامت بہت قریب ہو۔''

اسی طرح احادیث میں بھی قیامت کے قریب ہونے کا ذکر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ هُمَا))[1]

''مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھیں ملایا (یعنی جیسے یہ دونوں انگلیاں قریب ہیں اسی طرح قیامت بھی قریب ہے)۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قدر تحذیر و انذار کے باوجود ملت اسلامیہ کے افراد و عناصر دین اسلام سے یکسر پہلوتہی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے خوف کی بجائے دنیاوی متاع چھن جانے کا خوف ہے، آخرت کی بجائے دنیا کی فکر ہے، شاید فطرت انسانی میں بھی یہی چیز شامل ہے کہ انسان مخفی چیز کی نسبت ظاہر چیز پر جلد ایمان لے آتا ہے۔ چونکہ قیامت اور آخرت مخفی و غائب امور ہیں، اس لیے انسان متانت و سنجیدگی سے ان کی طرف توجہ بہت کم کرتا ہے اور دنیا ظاہر و موجود ہے اس لیے انسان ہر لحہ اسی کی فکر میں رہتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس غفلت کے شکار انسان کی ہدایت و راہ نمائی کے لیے قیامت سے پہلے چند علامات قیامت کا ظہور مقرر فرما دیا ہے، جس کی بدولت انسان کو یہ یاد آتا رہتا ہے کہ قیامت آنے والی ہے اور انسان قیامت کے بعد ہونے والے حساب کتاب کی تیاری کے لیے بھی مستعد ہو جاتا ہے۔

قیامت کی یہ علامات دو قسموں پر مشتمل ہیں:۔

---

① بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی بعثت أنا والساعة کهاتین: ٦٥٠٣۔

۔ قیامت کی چھوٹی علامات

۲۔ قیامت کی بڑی علامات

ان تمام علامات میں سے سب سے بڑی علامت اور قرب قیامت کے فتنوں میں سے سب سے بڑا فتنہ دجال کا ہوگا، جیسا کہ کئی احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کو فتنہ دجال سے ڈراتے رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّھَا لَمْ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَہٗ))[1]

''اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا۔''

قبل اس کے کہ فتنہ دجال کا بالتفصیل ذکر کیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کے مزید استفادہ کے لیے چند علامات قیامت کا بھی تذکرہ کر دیا جائے۔ لہٰذا دجال کے ذکر سے پہلے بالاختصار قیامت کی چھوٹی اور بڑی علامات کا بالترتیب ذکر کیا جا رہا ہے۔



① ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم: ٤٠٧٧۔

قیامت کی چند چھوٹی علامات

۱۔ بعثت محمد ﷺ قیامت کی نشانی ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''مجھے اور قیامت کو اتنا قریب بھیجا گیا ہے جتنا شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔''①

۲۔ عہد رسالت میں چاند کا دو ٹکڑے ہونا بھی قیامت کی ایک نشانی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۞ (القمر: ۱)

''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔''

حدیث میں ہے کہ اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ سے کسی معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انھیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا اور ایسا دو مرتبہ ہوا۔②

۳۔ فتنوں کا ظہور ہوگا اور فتنوں کی شدت اس قدر ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اندھیری رات کی مانند فتنے نازل ہونے والے ہیں۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ لوگ

---

① بخاری، کتاب الرقاق، باب بعثت أنا والساعة کھاتین: ٦٥٠٤ ـ مسلم: ٢٩٥٠ ـ مسند احمد: ٢/٦١ـ

② بخاری، کتاب المناقب، باب سؤال المشرکین أن یریھم آیة فأراھم انشقاق القمر: ٣٦٣٧ـ

دنیا کے کچھ سامان کی خاطر اپنا دین ایمان تک بیچ ڈالیں گے۔‘‘①

۴۔ ہر آنے والا زمانہ پہلے زمانے سے برا ہوگا۔②

۵۔ قیامت کے قریب یہ عالم ہوگا کہ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کی قبر کے قریب سے گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔③

۶۔ قیامت سے پہلے جھوٹے نبیوں اور دجالوں کا ظہور ہوگا، ہر ایک جھوٹا ہونے کے باوجود یہ دعویٰ کرے گا کہ وہی اللہ کا نبی ہے۔④

۷۔ علم مٹ جائے گا اور ہر طرف جہالت چھا جائے گی۔⑤

۸۔ اللہ تعالیٰ لوگوں سے زبردستی علم نہیں کھینچیں گے بلکہ علماء کو کھینچنے کے ساتھ علم بھی کھینچ لیں گے حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، پھر لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے ہی جواب دیں گے۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔⑥

۹۔ ہر طرف مال و دولت کی فراوانی ہوگی، مال اس قدر بڑھ جائے گا کہ آدمی زکوٰۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ملے گا۔⑦

۱۰۔ قلم کا ظہور ہوگا (یعنی لکھنے والے لوگوں کی بہتات ہوگی اور کتابوں کی نشر و اشاعت کثرت سے ہوگی)۔⑧

---

① مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن : ۱۱۸۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب لا یاتی زمان الا الذی بعده شرمنه : ۷۰۶۸۔

③ بخاری، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتّٰی یغبط أهل القبور : ۷۱۱۵۔

④ بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام: ۳۶۰۹۔

⑤ بخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل: ۶۷۲۷۔

⑥ بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم: ۱۰۰۔

⑦ بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة قبل الرد: ۱۴۱۱۔

⑧ مسند احمد: ۱/۴۰۸۔ حاکم: ۴/۴۹۳۔

۱۱۔ عمل ختم ہو جائے گا حتیٰ کہ اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائیں گی، جب بھی کوئی کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے قریب والی کڑی کو پکڑ لیں گے۔ سب سے پہلے حکم (یعنی امر خلافت) اور سب سے آخر میں نماز کی کڑی ٹوٹے گی۔ ①

۱۲۔ شراب حلال سمجھ لی جائے گی، لوگ شراب پینے کے لیے اس کا نام تبدیل کریں گے اور شراب پییں گے۔ ②

۱۳۔ گانے بجانے کا رواج عام ہو جائے گا، لوگ شرابیں پی رہے ہوں گے، باجے بج رہے ہوں گے اور گانے والیاں گا رہی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے بعض کو تو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔ ③

۱۴۔ فحاشی و عریانی عام ہو جائے گی۔ ④

۱۵۔ فحاشی اس قدر عروج پر ہوگی کہ عورتیں عریاں لباس پہن کر باہر نکلیں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عورتیں لباس پہننے کے باوجود (لباس کی باریکی اور تنگی کی وجہ سے) ننگی ہوں گی...... ایسی عورتیں نہ تو جنت کو دیکھ سکیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو محسوس کر سکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے محسوس کی جا سکے گی۔" ⑤

۱۶۔ زنا کاری بہت بڑھ جائے گی۔ ⑥

---

① بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن: ۷۰۶۱۔ طبرانی کبیر: ۹۸/۸۔ مسند احمد: ۲۳۲/۴۔

② بخاری، کتاب الأشربة، باب ما جاء في من يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه: ۵۵۹۰۔

③ ابن ماجه، کتاب الفتن، باب العقوبات: ۴۰۲۰۔

④ مسند احمد: ۲۱۷/۲

⑤ مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الكاسيات العاريات: ۲۱۲۸۔

⑥ بخاری، کتاب النکاح، باب يقل الرجال ويكثر النساء: ۵۲۳۱۔

۱۷۔ امانت ضائع کر دی جائے گی۔ امانت ضائع کرنے کا مطلب رسول اللہ ﷺ نے یہ بتلایا کہ معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔ ①

۱۸۔ جھوٹ بکثرت بولا جائے گا۔ ②

۱۹۔ جھوٹی گواہی دینے کا رواج چل نکلے گا۔ ③

۲۰۔ انسان یہ پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ذریعے سے ہے یا حرام سے۔ ④

۲۱۔ تجارت اس قدر بڑھ جائے گی کہ عورتیں بھی تجارت میں اپنے شوہروں کا تعاون کریں گی۔ ⑤

۲۲۔ لوگوں میں ہمسائے کے ساتھ برا سلوک کرنے کی غلیظ خصلت پیدا ہو جائے گی۔ ⑥

۲۳۔ لوگ کنجوس، حریص اور بخیل ہو جائیں گے۔ ⑦

۲۴۔ حق بات کو چھپایا جائے گا۔ ⑧

۲۵۔ بوڑھے شخص سیاہ خضاب کے ذریعے بالوں کو رنگ کر جوانوں کی مشابہت کریں گے۔ ⑨

۲۶۔ شرک بہت بڑھ جائے گا حتیٰ کہ اس امت کے لوگ دوبارہ بتوں کی پوجا شروع کر دیں گے۔ ⑩

① بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الأمانة : ٦٤٩٦۔
② مسند احمد : ٥١٩/٢۔
③ مسند احمد : ٤٠٨/١ ۔ بزار : ٣٤٠٧۔
④ بخاری، کتاب البیوع، باب قول الله عزوجل: "یایها الذین آمنوا لا تاکلوا الربا" : ٢٠٨٣۔
⑤ مسند احمد : ٤٠٨/١۔
⑥ مسند احمد : ١٦٣/٢۔
⑦ بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن : ٧٠٦١۔
⑧ مسند احمد : ٤٠٨/١۔
⑨ ابو داؤد، کتاب الله جل، باب ماجآء فی خضاب السواد : ٤٢١٢۔
⑩ ابو داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها : ٤٢٥٢۔

۲۷۔ بدعات وخرافات کا دور دورہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن حوض کوثر پر لوگوں کو پانی پلا رہے ہوں گے، کچھ لوگوں کو آپ ﷺ تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو آپ ﷺ فرمائیں گے:

"یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔" جواب ملے گا: "آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔" ①

۲۸۔ مساجد میں خوب تزئین وآرائش کا کام کیا جائے گا حتیٰ کہ لوگ مساجد کی زیب وزینت میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ ②

۲۹۔ صرف جان پہچان والوں کو ہی کو سلام کیا جائے گا۔ ③

۳۰۔ زمانہ قریب ہو جائے گا (حتیٰ کہ سال مہینہ کی مانند اور مہینہ ہفتہ کی مانند تیزی سے گزر جائے گا، شاید یہ انسانی مصروفیات بڑھ جانے کے باعث ہوگا)۔ ④

۳۱۔ لوگوں پر کچھ ایسے سال آئیں گے جن میں ہر طرف دھوکا ہی دھوکا ہوگا۔ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا۔ خائن کو امانتدار اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔ ⑤

۳۲۔ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔ ⑥

۳۳۔ قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنا لیا جائے گا۔ لوگ قرآن پڑھیں گے اور پھر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھ کے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے۔ ⑦

---

① بخاری، کتاب الفتن، باب قول اللہ تعالیٰ "واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا" : ۷۰۴۹۔

② ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المساجد : ۴۴۹۔

③ مسند احمد : ۱/۴۰۸۔

④ بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلازل والآیات : ۱۰۳۶۔

⑤ ابن ماجه، کتاب الفتن، باب شدة الزمان : ۴۰۳۶۔

⑥ بخاری کتاب الایمان، باب سؤال جبریل النبیؐ عن الایمان والاسلام والاحسان : ۵۰۔

⑦ ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب لم أر ذنبا أعظم : ۲۹۱۷۔

۳۴۔ بلند و بالا عمارتیں بنا کر ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے گا (اگرچہ ضرورت کے لیے بلند عمارتیں بنانا بھی جائز ہے لیکن یہ عمارتیں صرف مقابلہ کرنے اور فخر و ریا کے لیے بنائی جائیں گی)۔ ①

۳۵۔ بازار قریب قریب ہو جائیں گے (یا تو ایک بازار دوسرے بازار کے قریب ہو گا یا ہر گلی محلے میں بازار ہوں گے)۔ ②

۳۶۔ قتل و غارت اور خون ریزی بڑھ جائے گی۔ ③

۳۷۔ غریب امیر ہو جائیں گے حتیٰ کہ ننگے قدموں والے، ننگے جسموں والے، بہرے اور گونگے (انتہائی مفلس و نادار لوگ) زمین کے مالک بن جائیں گے اور سیاہ فام چرواہے آپس میں عمارتوں پر فخر کریں گے۔ ④

۳۸۔ دین و ایمان کو دنیاوی اموال اور دنیاوی اغراض و مقاصد کے عوض بیچ دیا جائے گا۔ ⑤

۳۹۔ موت اچانک آیا کرے گی (جیسا کہ آج کل ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کے ذریعے ایک صحت مند آدمی کو بھی اچانک موت آ جاتی ہے)۔ ⑥

۴۰۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ساقط ہو جائے گا۔ ⑦

۴۱۔ کافر طاقتیں مسلم امہ پر یوں ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں، اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم نہیں ہوگی بلکہ تعداد تو بہت زیادہ ہو گی لیکن مسلمانوں کی حیثیت صرف اس جھاگ کی مانند ہوگی جو پانی کے اوپر بہتا ہے اور مسلمانوں کے دشمنوں

---

① بخاري، كتاب الفتن، باب : ۷۱۲۱۔
② مسند احمد : ۲/۵۱۹۔
③ مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم في آخرالزمان : ۲۶۷۲۔
④ مسلم، كتاب الايمان، باب السلام ما هو بيان خصاله : ۱۰۔
⑤ ترمذي، كتاب الفتن : باب ماجاء في ستكون فتنة كقطع الليل المظلم : ۲۱۹۷۔
⑥ صحيح الجامع الصغير للألباني : ۵۷۷۵۔
⑦ ابن ماجه، كتاب الفتن، باب التثبت في الفتنة : ۳۹۵۷۔

سے ان کا رعب و دبدبہ نکل جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ان میں وہن کی بیماری آ جائے گی اور وہن کی بیماری دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہے۔ ①

۴۲۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک نگران ہوگا۔ ②

۴۳۔ ایسے گمراہ کرنے والے حکمران ہوں گے جو رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کی راہ نمائی نہیں کریں گے بلکہ وہ انسانی جسموں میں شیطانوں کے دل رکھتے ہوں گے۔ ③

۴۴۔ زلزلے بکثرت ہوں گے اور ہر طرف فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ④

۴۵۔ اسلام اور اہل اسلام دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائیں گے جیسے ابتدائے اسلام میں تھے۔ ⑤

۴۶۔ ایمان سمٹ کر حرمین (یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں محصور ہو جائے گا۔ ⑥

۴۷۔ ایک قحطانی اور ایک جھجاہ نام کا حکمران ہوگا۔ ⑦

۴۸۔ مسلمان کا کوئی خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ ⑧

۴۹۔ سرزمین عرب سرسبز و شاداب ہو جائے گی۔ ⑨

۵۰۔ درندے اور بے جان اشیاء کلام کریں گی حتیٰ کہ آدمی کی چھڑی کا چھلکا اس سے کلام کرے گا اور آدمی کی ران اسے بتائے گی کہ اس کی بیوی نے (اس کی غیر موجودگی میں) کیا

---

① ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الأمم علی الاسلام:۴۲۹۷۔
② بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء:۵۲۳۱۔
③ مسلم، کتاب الأمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین:۱۸۴۷۔
④ بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلازل:۱۰۳۶۔
⑤ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا:۱۴۵۔
⑥ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا:۱۴۶۔
⑦ بخاری، کتاب الفتن، باب تغیر الزمان حتی تعبد الأوثان:۷۱۱۷۔ مسلم:۲۹۱۱۔
⑧ بخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام:۷۰۱۷۔
⑨ مسند احمد:۲/۳۷۱۔

کچھ کیا ہے۔ ①

قیامت کی چند بڑی علامات

۱۔ خروج دجال:

فتنہ دجال کا تفصیلی ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔

۲۔ ظہور مہدی:

امام مہدی کا ظہور ایک اٹل حقیقت ہے، کیونکہ امام مہدی کے متعلق اتنی زیادہ احادیث ہیں کہ وہ حد تواتر تک پہنچ جاتی ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ عِتْرَتِيْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ)) ②

''مہدی میرے خاندان اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، ان کی پیشانی چوڑی ہوگی، ناک باریک اور لمبی ہو گی، انھیں اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں خلافت کے لیے تیار کر دیں گے۔ جب ان کا ظہور ہو گا تو زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی لیکن وہ زمین کو اسی قدر عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس قدر وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ جس دن امام مہدی کا ظہور ہوگا وہ دن ان عام دنوں سے خاصا طویل ہوگا۔

امام مہدی بیت اللہ شریف میں پناہ لیں گے تو ایک لشکر امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لیے بیت اللہ پر چڑھائی کے ارادے سے آئے گا جسے اللہ تعالیٰ بیداء پر زمین میں دھنسا دیں گے۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ امام مہدی کی بیعت کر لیں گے۔

① ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی کلام السباع: ۲۱۸۱۔
② ابوداؤد، کتاب المهدی: ٤٢٨٤۔

امام مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو نماز فجر کی اقامت کہہ دی گئی ہوگی اور امام مہدی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کے لیے کہیں گے لیکن وہ انکار کر دیں گے پھر امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

امام مہدی ظہور کے بعد کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ نو سال تک زندہ رہیں گے۔ ان کا دور خوشحالی کا دور ہوگا، وہ مال کو بغیر گنے لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ الغرض ساری دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن چکی ہوگی۔ یاد رہے کہ آج تک امام مہدی کی کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی۔ اگر کوئی مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ پرلے درجے کا جھوٹا اور بے ایمان ہوگا۔

۳۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام:

قرآن مجید میں ہے:

وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ ﴿٦١﴾ (الزخرف: ٦١)

”اور یقیناً (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی علامت ہیں پس تم ہرگز قیامت کے متعلق شک نہ کرو۔“

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب لازماً تم پر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے، مال بکثرت ہوگا حتیٰ کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔“ ①

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس، زرد رنگ کے دو کپڑوں

---

① بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نزول عیسی ابن مریم: ٣٤٤٨۔

میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد سب سے پہلے امام مہدی کی اقتدا میں نماز فجر ادا کریں گے، پھر دجال کے خلاف جہاد کے لیے کمربستہ ہو جائیں گے۔ وہ دجال کو مقام ''لُدّ'' کے قریب پالیں گے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے سے اسے قتل کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ وہ جزیہ کو ختم کر دیں گے یعنی کافروں کے لیے صرف دو اختیارات ہوں گے یا تو وہ اسلام قبول کر لیں یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔

عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال قیام فرمائیں گے۔ ان کا دور انتہائی خوشحالی کا دور ہو گا۔ جوان اونٹنی کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اس سے کچھ کام نہیں لیا جائے گا۔ عداوت، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی اس قدر فراوانی ہو گی کہ لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ صلح وسلامتی لوٹ آئے گی، تلواریں درانتیاں بن جائیں گی، ہر زہر آلود چیز کا زہر ختم ہو جائے گا۔ آسمان اپنا رزق اتارے گا، زمین اپنی برکات نکالے گی۔ بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا لیکن وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا لیکن انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیر گائے کے ساتھ چرے گا لیکن اسے کوئی نقصان پہنچائے گا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں گے تو مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انھیں دفنا دیں گے۔

۳۔ یاجوج ماجوج کا خروج:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ (الانبیاء:۹۶)

''حتیٰ کہ یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر گھاٹی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''

یاجوج ماجوج نسل انسانی کی ہی دو متحد قومیں ہیں، جن کی تعداد دوسری انسانی نسلوں سے بہت زیادہ ہے۔ انھوں نے زمین میں بہت فتنہ وفساد مچا رکھا تھا تو بادشاہ ذوالقرنین نے لوگوں کے کہنے پر انھیں لوہے اور تانبے کی مضبوط دیوار بنا کر قید کر دیا۔ یہ دیوار اس قدر بلند اور مضبوط ہے کہ وہ اسے پھلانگنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ توڑنے کی۔ وہ روزانہ اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن شام کو ناکام ہو کر لوٹ جاتے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب اس دیوار سے آزاد کر دیں گے، پھر یہ دونوں قومیں زمین میں ہر طرف فساد برپا کر دیں گی، سارے دریاؤں کا پانی پی جائیں گی۔ درندوں، جانوروں، فصلوں، کھیتوں الغرض ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ان کی گردنوں میں کیڑے پڑ جائیں گے جو انھیں ہلاک کر دیں گے۔

ان کی ہلاکت کے بعد زمین پر ایک بالشت برابر بھی ایسی جگہ نہ ہوگی جو ان کی بدبو سے پاک ہو، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجیں گے جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھینک آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسا کر زمین کو دھو ڈالیں گے، پھر زمین اپنے پھل اگائے گی اور اپنی برکتیں نکالے گی۔ اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سب سایہ حاصل کر سکیں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لیے

کافی ہوگا۔ ایک حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کے لیے کافی ہوگا۔

لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا چلائیں گے جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گزرے گی اور ہر مسلمان و مومن کو فوت کردے گی پھر صرف بدترین لوگ ہی روئے زمین پر باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی مانند ایک دوسرے سے جھگڑیں گے، پھر انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۵۔ دھواں ظاہر ہوگا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ (الدخان: ۱۰)

''آپ اس دن کے منتظر رہیں جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔''

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔'' ①

آپ ﷺ نے ان نشانیوں میں دھوئیں کا بھی ذکر کیا۔

۶۔ دابۃ الأرض نکلے گا:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔''②

آپ ﷺ نے ان میں سے ایک نشانی جانور کا نکلنا بھی بیان کی ہے۔

یہ جانور چاشت کے وقت نکلے گا، لوگوں سے کلام بھی کرے گا۔ بعض روایات میں اس جانور کی صورت و کیفیت بھی بیان کی گئی ہے لیکن وہ غیر مستند و ناقابل احتجاج ہیں۔

① مسلم ، كتاب الفتن، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة: ۲۹۱۰۔
② مسلم كتاب الفتن، باب في بقية من أحاديث الدجال: ۲۹٤۷

۷۔ مغرب سے سورج طلوع ہوگا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب قیامت کی تین نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی ایسے شخص کے لیے اس کا ایمان لانا فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ (وہ تین نشانیاں یہ ہیں) سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، دھوئیں کا ظاہر ہونا اور دابۃ الأرض کا نکلنا۔'' ①

۸۔ تین خسف ہوں گے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت سے پہلے تین خسف ہوں گے، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں (یعنی ان تینوں مقامات پر لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا)۔ ②

۹۔ آگ ظاہر ہوگی:

حدیث نبوی ﷺ ہے:

«آخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلىٰ مَحْشَرِهِمْ» ③

''(قیامت کی) آخری نشانی یہ ظاہر ہوگی کہ یمن کی طرف سے آگ نکلے ہوگی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) کی طرف ہانکے گی۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو مقام بصریٰ

① مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان: ۳۹۶۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة: ۲۹۰۱۔
③ مسلم، کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة: ۲۹۰۱۔

(یہ ملک شام کا ایک علاقہ ہے) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔"①

۱۰۔صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ)) ②

"وہ لوگ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔"



① بخاری، کتاب الفتن، باب خروج النار:۷۱۱۸۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن:۷۰۶۷۔

فتنہ دجال

لفظ ''دجال'' کا معنی ومفہوم:

عربی گرامر کے لحاظ سے لفظ ''دجال'' دجل سے مشتق ہے جو کہ باب دَجَلَ یَدْجُلُ (بروزن نصر) کا مصدر ہے اور اس کے معانی جھوٹ بولنا، دھوکا دینا، ملمع سازی کرنا اور خلط ملط کر دینا مستعمل ہیں۔ اس طرح دجال کا معنی ہے بہت زیادہ جھوٹا شخص اور بہت بڑا دھوکے باز۔

امام ابن اثیر رحمہ اللہ لفظ ''دجال'' کا معنی بیان کرتے ہوئے ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ:

((یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ))

''آخری زمانے میں دجال ہوں گے۔''

اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''أَیْ کَذَّابُوْنَ مُمَوِّھُوْنَ''

''یعنی دجال سے مراد جھوٹے اور خلاف واقعہ بات سنانے والے لوگ ہیں۔''

دجال کا معنی واضح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

''وَأَصْلُ الدَّجْلِ الْخَلَطُ'' [1]

''اصل میں دجل خلط ملط کر دینے کو کہتے ہیں۔''

---

[1] النھایة لابن الأثیر: ۲/۳٤٦۔

صاحب المعجم الوسیط لفظ "دجال" کا معنیٰ ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں:

"اَلْكَذَّابُ، اَلْمُمَوِّهُ الْمُدَّعِي" ①

"بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور خلاف حقیقت بات کا دعویٰ کرنے والا۔"

صاحب لسان العرب رقمطراز ہیں:

"وَالدَّجَّالُ هُوَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ وَ اِنَّمَا دَجْلُهُ سِحْرُهُ وَ كَذِبُهُ"

"دجال سے مراد جھوٹا مسیح ہے اور بلاشبہ اس کا دجل اس کا جادو اور جھوٹ ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

"اَلْمَسِيحُ الدَّجَّالُ رَجُلٌ مِّنْ يَهُوْدَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهُ يَدْجُلُ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ" ②

"مسیح دجال یہود کا ایک آدمی ہے جو اس امت کے آخر میں ظاہر ہو گا۔ اس کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر دے گا۔"

لفظ "دجال" کی جمع "دجاجلہ" آتی ہے۔ ③

دجال کو مسیح کہنے کا سبب:

لغت میں لفظ مسیح کا معنیٰ ہے "بہت سیاحت کرنے والا شخص۔" ④

چونکہ دجال اپنے فتنے کو پھیلاتا ہوا پوری دنیا کی سیاحت کرے گا، اس لیے اسے مسیح کہتے ہیں، جیسا کہ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب قاموس رقمطراز ہیں:

"اَلدَّجَّالُ الْمَسِيحُ لِاَنَّهُ يَعُمُّ الْاَرْضَ"

---

① المعجم الوسیط: ص ۲۷۲۔
② لسان العرب: ۲۱۹/۵۔
③ المعجم الوسیط: ص ۲۷۱۔
④ المنجد: ص ۸۳۶۔

"دجال کو مسیح اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ (پوری) زمین اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔"①

دجال کی آمد برحق ہے:

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِطَّلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ نُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ))②

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "کیا باتیں کر رہے ہو؟" تو لوگوں نے عرض کی: "ہم قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا (وہ نشانیاں یہ ہیں) دھواں، دجال، دابۃ الأرض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، یاجوج ماجوج، تین مقامات پر (لوگوں کا) زمین میں دھنسایا جانا مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں اور اس کے آخر میں یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف

① القاموس المحیط:٣/٥٤٨۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ :٢٩٠١۔ترمذی : ٢١٨٣ ۔ ابن ماجہ : ٤٠٤١ ۔ ابوداؤد : ٤٣١١ ۔ نسائی فی السنن الکبریٰ : ١١٤٨٢۔

دھکیلے گی۔"

معلوم ہوا کہ وہ دس علامتیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی ان میں دجال کا ظاہر ہونا بھی ہے۔ لہٰذا دجال کا فتنہ برحق ہے اور یہ قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَ هُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ اِنَّهُ لَحَقٌّ وَ أَمَّا اِنَّهُ قَرِيبٌ فَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ » ①

"دجال لامحالہ تم میں آ کر رہے گا، اس کی آمد یقیناً برحق ہے، اس کی آمد قریب ہے اور ہر آنے والا قریب ہی ہوتا ہے۔"

تمام انبیاء اپنی امتوں کو دجال سے ڈراتے رہے:

۱۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

« يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ وَ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ » ②

"اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ لامحالہ تم میں نکل کر رہے گا۔"

---

① مسند بزار بحواله قصة المسيح الدجال للألباني: ص ۱۲۹۔

② ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج: ۴۰۷۷۔ السنة لابن أبي عاصم: ۳۹۱۔ الشريعة للآجري: ص ۳۷۵۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)) ①

''رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی، پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمھیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، البتہ میں تمھیں اس کے بارے میں ایک نئی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔''

دجال کا تذکرہ قرآن میں کیوں نہیں؟:

یہ سوال بہت زیادہ سامنے آتا ہے کہ بالآخر دجال کا ذکر قرآن میں موجود کیوں نہیں؟ حالانکہ دوسری طرف ثابت ہے کہ دجال کا فتنہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے، اس کی برائی چار دانگ عالم پھیل جائے گی، تمام انبیاء اس کے فتنے سے اپنی اپنی امت کو ڈراتے رہے، اس امت کے آخری زمانے میں نکلے گا، پوری زمین میں گھومے پھرے گا اور نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس کے فتنے سے ڈرایا اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود واضح طور پر پورے قرآن میں اس کا ذکر نہیں ملتا، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سوال کے جواب میں بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن کی بعض آیات سے دجال کا فتنہ ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ ایک جگہ ہے:

① بخاري، كتاب الفتن، باب ذكر الدجال: ۷۱۲۷۔

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا ﴿١٥٨﴾ (الانعام:۱۵۸)

''جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو اس دن کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔''

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ: الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)) ①

''جب تین چیزیں ظاہر ہوں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو: دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔''

نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ درج بالا آیات میں جن نشانیوں کے ظہور کا ذکر ہے ان میں دجال بھی شامل ہے۔ لیکن فی الحقیقت ابتدائی سوال ابھی اپنی جگہ قائم ہے کہ قرآن میں واضح طور پر دجال کا ذکر کیوں موجود نہیں؟ کیونکہ یہ وضاحت تو حدیث میں ہے کہ اس آیت سے مراد دجال کا فتنہ بھی ہے۔

تفسیر بغوی میں یہ بات مذکور ہے کہ سورۂ مومن کی مندرجہ ذیل آیت میں دجال کا ذکر موجود ہے:

لَخَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ ٱلنَّاسِ ﴿٥٧﴾

(المؤمن:۵۷)

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے۔''

''کل'' کا اطلاق ''بعض'' پر ہونے کی وجہ سے یہاں ''ناس'' سے مراد دجال ہے۔ ②

① ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الأنعام:۳۰۷۲۔
② فتح الباری:۱۳/۱۱۵۔

مگر یہ آیت بھی گزشتہ سوال کے جواب میں کافی نہیں اور واقعتاً یہ ایک اہم سوال ہے کیونکہ فرعون اور یاجوج ماجوج وغیرہ جیسے فتنے، جو دجال سے ادنیٰ درجے کے ہیں، جب ان کا ذکر قرآن میں موجود ہے تو دجال جو سب سے بڑا فتنہ ہے اس کا ذکر کیوں موجود نہیں؟

ہمارے علم کے مطابق اس بات کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے کہ اس نے دجال کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں کیا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آخر میں یہی بیان کیا ہے:

"وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی" ①

"اس کا حقیقی علم اللہ ہی کے پاس ہے۔"

تاہم غور وخوض کے بعد جو حکمت ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بعض نہایت اہم معاملات کا ذکر قرآن میں نہیں کیا بلکہ ان کا تذکرہ حدیث نبوی ﷺ میں ملتا ہے، ان معاملات میں صرف دجال ہی کا مسئلہ نہیں بلکہ کئی دیگر مسائل بھی ہیں، جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کے لیے قرآن میں سو کوڑوں کی سزا تو موجود ہے لیکن ایک سالہ جلا وطنی کی سزا موجود نہیں، یہ صرف حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق حکم دیا:

«جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ» ②

"اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔"

اسی طرح شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی سزا بھی قرآن میں موجود نہیں بلکہ صرف حدیث میں موجود ہے اور نبی ﷺ کے عمل سے بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے شادی شدہ

---

① فتح الباري: ١٣/ ١١٥۔

② بخاري، كتاب الحدود، باب البكران يجلدان وينفيان: ٦٨٣١۔

زانیوں کو رجم کرایا۔ ①

قرآن میں سورۂ نساء کی آیت (۲۳) میں حرام رشتوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ایک حرام رشتے کا ذکر صرف حدیث میں ہے قرآن میں نہیں اور وہ ہے پھوپھی اور بھتیجی کو یا خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا۔ ②

علاوہ ازیں نماز کی رکعات کی تفصیل، اذان کے کلمات، سنن رواتب کی تفصیل، مناسک حج اور زکوٰۃ کے نصاب کی تفصیل وغیرہ بھی ایسے مسائل میں سے ہیں جن کا ذکر قرآن میں موجود نہیں، ان مسائل کی وضاحت صرف حدیث میں ملتی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ صرف دجال ہی کا نہیں بلکہ کتنے ہی ایسے مسائل ہیں جن کا ذکر قرآن میں موجود نہیں، صرف حدیث میں ہے اور ہم ان سب کو مانتے ہیں۔ بعینہ دجال کی پیش گوئی پر یقین و ایمان رکھنا بھی ہم پر لازم ہے اگرچہ اس کا ذکر قرآن میں نہیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟ تو اس کا جواب وہی ہوگا جو اس سوال کا ہے کہ درج بالا تمام مسائل کا ذکر قرآن میں کیوں موجود نہیں؟ اور وہ جواب یہ ہے کہ حدیث جہاں قرآن کی تشریح و تفسیر کرتی ہے وہاں بعض ایسے مسائل بھی بیان کرتی ہے جن کا سرے سے قرآن میں ذکر ہی نہیں۔

بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ قرآن میں دجال کا ذکر اس لیے نہیں تاکہ منکرین حدیث مزید گمراہی میں بڑھتے رہیں اور بالآخر فتنہ دجال کا شکار ہو جائیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

خروج دجال کی علامات:

دجال کے ظہور سے پہلے جو علامات ظاہر ہوں گی اور جن سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا

① مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنی : ۱۶۹۰۔ ابوداؤد : ٤٤١٦ ۔ ترمذی : ١٤٣٤۔ ابن ماجه : ٢٥٤٩ ۔ بخاری : ٦٨٣٥۔

② بخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأة علی عمتها: ٥١٠٨۔

سکے گا کہ دجال کی آمد بالکل قریب ہے، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔

ا۔ چھوٹی نشانیوں کا ظہور:

قیامت کی چھوٹی نشانیاں جیسے وقت کا قریب ہونا، دل کا دورہ کثرت سے ہونا، زلزلے بکثرت ہونا، لوگوں کا بدل جانا، مردوں کا کم اور عورتوں کا زیادہ ہونا، دین اجنبی ہو جانا، دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کرنا، لونڈی کا اپنے مالک کو جنم دینا، زندگی سے محبت اور موت سے نفرت کرنا، گانے بجانے کا رواج عام ہو جانا، امت مسلمہ کا شرک میں مبتلا ہو جانا، جھوٹ کا کثرت سے بولا جانا، خواتین کا کاروبار میں شرکت کرنا، بدکاری کا عام ہونا، فحاشی کا فروغ پانا، لوگوں میں بخل کی بیماری کا بڑھ جانا، سیاہ خضاب کا استعمال کرنا، جھوٹی گواہی دینا، مال و دولت کی فراوانی ہونا، خیانت کا پھیل جانا، شراب کو حلال سمجھ لینا، رشتہ داری توڑنا، بری ہمسائیگی اختیار کر لینا، قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنا لینا، صورتوں کا مسخ ہو جانا، نیک لوگوں کا ختم ہو جانا، کفار کا مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنا، موت کی تمنا و آرزو کرنا اور مساجد کو خوب زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کرنا وغیرہ۔

لامحالہ ان چھوٹی نشانیوں کا ظہور اس بات کا ثبوت ہو گا کہ اب قیامت کی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے والی ہیں اور دجال قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ درج بالا چھوٹی نشانیوں میں سے شاید ہی کوئی ایسی نشانی ہو جو عصر حاضر میں ظاہر نہ ہوئی ہو بلکہ جسے بھی آپ اپنے زمانے میں تلاش کرنا چاہیں وہی آپ کو سامنے نظر آئے گی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس وقت سے پہلے پہلے اپنے گناہوں کی مغفرت کے لیے استغفار اور پھر اعمال صالحہ شروع کر دیں کہ جب کسی کی توبہ قبول نہ ہو گی۔

۲۔ رومیوں کی تعداد بڑھ جائے گی:

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا :

« سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ: اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالاً اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَ اَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ » ①

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت سے پہلے رومی (یعنی عیسائی) سب سے زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ذرا سوچ سمجھ کر بات کرو۔'' مستورد نے کہا: ''میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے۔'' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہی ہوگا) کیونکہ عیسائیوں میں چار خصلتیں ہیں: مصیبت کے وقت نہایت بردبار، مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہونے والے، بھاگنے کے بعد دوبارہ سب سے پہلے حملہ کرنے والے، مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں بہتر ہیں اور ایک پانچویں بہت اچھی خصلت بھی ہے کہ یہ سب لوگوں سے زیادہ بادشاہوں کے ظلم سے روکنے والے ہیں۔''

یاد رہے کہ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

① مسلم، كتاب الفتن، باب تقوم الساعة والروم أكثر الناس : ٢٨٩٨ ـ مسند احمد : ٣١٤/٤ ـ

۳۔ مسلمان عیسائیوں سے مل کر کسی دشمن سے لڑیں گے:

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے صلح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنِمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) ①

''تم لوگ عنقریب رومیوں سے امن والی صلح کرو گے، پھر تم ان (رومی عیسائیوں) سے مل کر اپنے علاوہ کسی اور (قوم) دشمن سے لڑو گے اور تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹو گے اور ٹیلوں والی زمین پر پڑاؤ کرو گے تو وہاں عیسائیوں میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ''صلیب غالب آگئی۔'' (یہ دیکھ کر) مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو کر اس صلیب کو توڑ دے گا۔ تو اس وقت رومی عیسائی عہد شکنی کر دیں گے اور (لوگوں کو) جنگ کے لیے جمع کریں گے۔''

۴۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جنگ عظیم برپا ہو گی:

حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ

① ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر من ملاحم الروم: ۴۲۹۲ ۔ ابن ماجہ: ۴۱۴۰ ۔ حاکم: ۴/۴۶۷۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ
بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ يَكُوْنُ
عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ
لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَ
هٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ
وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ
هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ
نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ
مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَ اِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ
لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰی يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا
مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ
اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ
ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ
فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَ يُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَائَهُمْ وَ اَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَ اَلْوَانَ
خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ

فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) ①

"ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ طوفان آیا تو ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا کہ اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی۔" حضرت یسیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے (اتنی بات سن کر) سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ وراثت کی تقسیم ختم نہ ہو جائے اور مال غنیمت کے حصول میں کوئی خوشی نہ رہے۔" پھر ملک شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: "دشمن مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان اپنے دشمن کے خلاف یہاں جمع ہوں گے۔" (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا: "آپ کی مراد رومی دشمن ہیں؟" فرمایا: "ہاں! پھر اس وقت بہت سخت لڑائی شروع ہو گی، مسلمانوں کا ایک لشکر موت کی بیعت کرے گا اور کہے گا کہ ہم غالب ہوئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے۔ پھر لڑائی کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ بلا فتح واپس لوٹ جائیں گے اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا۔ پھر (دوسرے دن) مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ بلا فتح ہم واپس نہیں جائیں گے اور لڑائی کریں گے حتیٰ کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ (یعنی مسلمان اور رومی) بلا فتح واپس چلے جائیں گے اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا پھر (تیسرے دن) مسلمان موت اور فتح کی شرط پر نکلیں گے اور شام تک لڑیں گے، پھر دونوں گروہ بلا فتح واپس پلٹ جائیں گے اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا۔ پھر چوتھے دن باقی مسلمان رومیوں کی

① مسلم، کتاب الفتن، باب إقبال الروم فی کثرة القتل عند خروج الدجال: ۲۸۹۹۔
حاکم: ٤/٥٢٤۔ احمد: ١/٤٤٥۔

طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دشمن کو مغلوب کریں گے اور وہ ایسی لڑائی کریں گے کہ اس جیسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی حتیٰ کہ پرندہ ان کی لاشوں کے اوپر سے گزرے گا مگر وہ مر کر گر جائے گا، ان کی لاشوں سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ ایک باپ کے اگر سو بیٹے ہوں گے تو واپسی پر ان میں سے صرف ایک ہی باقی ہوگا۔ پھر کس غنیمت پر خوشی ہوگی اور کون سی وراثت تقسیم کی جائے گی؟ دریں اثنا وہ اس سے بڑی بات سنیں گے کہ ایک منادی (یعنی شیطان) آواز بلند کرے گا کہ دجال تمہارے اہل وعیال میں آچکا ہے تو وہ لوگ سب کچھ وہیں چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس گھڑ سواروں کو تفتیش کے لیے بھیجیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ خوب اچھی طرح پہچانتا ہوں اور یہ گھڑ سوار اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین گھڑ سوار ہوں گے۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَلْحَمَةُ الْكُبْرٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ)) ①

''جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال (یہ تینوں کام صرف) سات ماہ میں ہوں گے۔''

۵۔ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ

① ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تواتر الملاحم: ۴۲۹۵۔

النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ يَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ)) ①

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہ ہو، جس پر لوگ جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے جب کہ ہر بندہ یہ سوچ (کر حصہ لے) رہا ہوگا کہ شاید وہ نجات پانے والا میں ہی ہوں۔''

(۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ)) ②

''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نمودار ہوگا، جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو اس (پہاڑ) کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو دوسرے لوگ اسے لے اڑیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس خزانے کو حاصل کرنے کے لیے لوگ لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے۔''

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ

---

① مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتىٰ يحسر الفرات عن جبل من ذهب: ٢٨٩٤۔

② مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتىٰ يحسر الفرات عن جبل من ذهب: ٢٨٩٥۔

فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا» ①

”عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا، پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔“

دریائے فرات عراق میں ہے، اس سے سونے کے پہاڑ کا ظاہر ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے جو کہ تاحال ظاہر نہیں ہوئی۔ بعض علماء نے سونے کے پہاڑ سے پٹرول وغیرہ مراد لیا ہے، ان کی یہ بات درست نہیں بلکہ سونے کے پہاڑ سے مراد حقیقی سونے کا پہاڑ ہی ہے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ خروج دجال سے پہلے واقع ہونے والی جنگ عظیم کا سبب اسی خزانے کا حصول ہوگا۔ (واللہ اعلم!)

٦۔ قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا:

(ا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ يَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَاهُمْ

① بخاری، کتاب الفتن، باب خروج النار: ۷۱۱۹ ۔ مسلم: ۷۲۷۴ ۔ مسند احمد: ۲/۴۳۸ ۔ عبدالرزاق: ۱۱/۳۸۲ ۔ ابوداؤد: ۴۳۱۳۔

يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ» ①

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق (شام) کے مقام پر پڑاؤ نہ ڈال لیں۔ ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (لڑائی کی غرض سے) نکلے گا اور وہ روئے زمین کے سب سے بہترین لوگوں کا لشکر ہوگا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی انھیں کہیں گے: ''تم ہمارے اور ہمارے ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو بے دین ہو گئے ہیں۔'' مسلمان کہیں گے: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو تمہارے حوالے کر دیں۔'' پھر وہ ان سے لڑائی شروع کر دیں گے اور مسلمانوں کا تہائی حصہ پیٹھ پھیر جائے گا، جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے، ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے، جو اللہ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے اور ایک تہائی لوگ فتح حاصل کر لیں گے جو پھر کبھی فتنہ کا شکار نہیں ہوں گے اور وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے۔ پھر جب انھوں نے اپنی تلواریں زیتون (کے درختوں) پر لٹکائی ہوں گی اور غنیمتیں اکٹھی کر رہے ہوں گے تو ان میں شیطان چیخ کر کہے گا کہ تمھارے گھروں میں مسیح (دجال) آ پہنچا ہے۔ وہ (یہ سن کر) واپس آئیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ پھر جب وہ ملک شام پہنچیں گے تو دجال نکل آئے گا۔ وہ لوگ جنگ کی تیاری کریں گے، صفیں برابر کریں گے اور جب نماز کے لیے

① مسلم، كتاب الفتن، باب في فتح قسطنطينية وخروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم ـ ٢٨٩٧ ـ

اقامت کہیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن (دجال) انھیں دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر وہ اسے ویسے ہی چھوڑ دیں تو وہ پگھلتا ہوا خود ہی ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیں گے پھر وہ ان (مسلمانوں) کو اس کا خون اپنے برچھے میں دکھائیں گے۔''

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)) ①

''بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینے) کی خرابی کا پیش خیمہ ہوگی، مدینے کی خرابی جنگوں کے آغاز کا سبب ہوگی، جنگوں کے آغاز کا انجام قسطنطنیہ کی فتح ہوگی اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا اعلان ہوگا۔''

(۳) حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَغْزُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ ! لَا نُرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ)) ②

''تم جزیرۃ العرب والوں سے لڑو گے اور اللہ تمھیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم فارس یعنی ایران سے لڑو گے اللہ تمھیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تمھیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تمھیں اس

① ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی أمارات الملاحم: ٤٢٩٤ ـ احمد: ٣٠٩/٥ ـ
② مسلم، کتاب الفتن، باب ما یکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال: ٢٩٠٠ ـ

پر بھی فتح دے گا۔'' پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔''

اگرچہ ۱۴۵۳ء میں سلطان محمد الفاتح کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے لیکن خروج دجال کے وقت دوبارہ مسلمان اسے فتح کریں گے جیسا کہ درج بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

۷۔ تلواروں کا دور دوبارہ لوٹ آئے گا:

صحیح مسلم کی جس روایت میں قسطنطنیہ کی فتح کا ذکر ہے اس میں یہ بھی ہے:

((فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ)) ①

''جب مسلمانوں نے اپنی تلواریں زیتون (کے درختوں) پر لٹکائی ہوں گی اور وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے۔''

بعض علماء نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ دجال کے نکلنے سے پہلے تلواروں کا دور دوبارہ لوٹ آئے گا۔ قسطنطنیہ کی فتح سے پہلے جنگ عظیم برپا ہوگی، اس جنگ میں تمام جدید قسم کے اسلحہ جات تباہ و برباد ہو جائیں گے اور اس جنگ کے بعد قسطنطنیہ کی جنگ تلواروں سے ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک روایت میں گھوڑوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ②

نیز اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اپنے برچھے کے ساتھ قتل کریں گے۔ ③

اگر دجال کے دور میں جدید اسلحہ موجود ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے اسی اسلحہ کے ساتھ قتل کرتے جبکہ حدیث اس کے برعکس ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ اس امت کے آخری دور میں

---

① مسلم، كتاب الفتن: باب فی فتح قسطنطينية وخروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم: ۲۸۹۷۔

② مسلم، كتاب الفتن، باب اقبال الروم فی كثرة القتل عند خروج الدجال: ۲۸۹۹۔

③ مسلم، كتاب الفتن، باب فی فتح قسطنطينية: ۲۸۸۷۔

لوگوں کے آلات حرب وضرب گھوڑے، تلواریں، نیزے اور برچھے ہوں گے۔

دجال کے خروج کی جگہ:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ» ①

''دجال مشرق کی اس سرزمین سے خروج کرے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کی پیروی ایسی اقوام کریں گی جن کے چہرے موٹی ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔''

(۲) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَ اَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ» ②

''خبردار! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی طرف اشارہ کیا۔''

(۳) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا» ③

---

① ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء من این یخرج الدجال: ۲۲۳۷۔ مسند احمد: ۱/ ۵۔ ابن ماجہ: ۴۱۲۳۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة: ۲۹۴۲۔ ابن ماجہ: ۴۰۴۵۔ ترمذی: ۲۲۵۳۔ ابوداؤد: ۴۳۲۵۔ نسائی: ۳۵۴۷۔

③ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۷۔ حاکم: ۴/ ۵۳۷۔ ترمذی: ۲۲۴۰۔

"دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقے سے خارج ہوگا۔"

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُوْدِيَّةِ اَصْبَهَانَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْيَهُوْدِ » ①

"دجال اصبہان کے علاقے یہوداہ سے نمودار ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔"

اگر چہ بظاہر درج بالا روایات میں کچھ تعارض معلوم ہوتا ہے کہ بعض میں ہے دجال مشرق سے خروج کرے گا، بعض میں اصبہان، بعض میں خراسان اور بعض میں عراق اور شام کے درمیانی راستہ کا ذکر ہے، لیکن فی الحقیقت ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے، اہل علم نے ان میں یہ تطبیق دی ہے کہ دجال مشرق کی جانب واقع خراسان، اور خراسان میں موجود اصبہان کی بستی یہوداہ سے خروج کرے گا اور پھر حجاز کی طرف آنے کے لیے شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقہ استعمال کرے گا۔

خروج کے وقت دجال کی کیفیت:

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے:

« لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَ قَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا » ②

---

① مسلم، كتاب الفتن، باب فی بقية أحاديث من الدجال: ٢٩٤٤۔

② مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر ابن صياد: ٢٩٣٢ ـ عبدالرزاق: ٣٩٦/١١ ـ ابن حبان: ٦١/٥٥ ـ مسند أحمد: ٢٨٤/٦ ـ الفتن لأبي عمرو الداني: ١٢١/٢۔

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستے میں ملے اور اسے کوئی ایسی بات کہی جس سے وہ غصہ میں آکر پھول گیا حتیٰ کہ پوری گلی کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انھیں اس بات کی اطلاع مل چکی تھی لہٰذا انہوں نے کہا: "اللہ تم پر رحم کرے، تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی غصے کی وجہ سے خروج کرے گا۔"

معلوم ہوا کہ خروج کے وقت دجال نہایت غصے کی حالت میں ہوگا۔

دجال کی شکل وصورت:

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» ①

"دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔"

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبِهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ» ②

"میری نظر ایک موٹے شخص پر پڑی، جو سرخ رنگ کا تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی تھی، لوگوں نے بتایا یہ دجال ہے، اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔"

---

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۲۳۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۲۸۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك۔ف۔ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)) ①

''دجال کانا ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجے کر کے بتایا ''ک۔ف۔ر'' اور اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔''

(۴) ایک روایت میں یہ بھی ہے:

''اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو۔''

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ)) ②

''جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے۔''

(۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ)) ③

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور

---

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۳ ۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۳۱ ۔ مسلم: ۲۹۳۳ ۔ ابوداؤد: ٤٣١٦ ۔ مسند احمد: ۱۲۹/۳ ۔ شرح السنة: ۲۰۸۲ ۔

③ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳٤ ۔

آگ ہوگی۔ اس کی آگ درحقیقت جنت ہے اور اس کی جنت درحقیقت آگ ہے۔"

(۷) حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ رَأْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ فَمَنْ قَالَ اَنْتَ رَبِّي اِفْتَتَنَ وَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ رَبِّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ فَلَا يَضُرُّهُ)) ①

"دجال کا سر پچھلی جانب سے کچھ گنجا ہوگا۔ جس نے یہ کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا اور جس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے، میرا رب اللہ ہے، اس پر میں نے بھروسا کیا تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا:

((اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ كَاَنَّ رَأْسَهُ اَصَلَةٌ اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ)) ②

"دجال کانا، بے حد سفید اور چمکدار ہوگا، اس کا سر افعی سانپ کی مانند ہوگا۔ وہ لوگوں میں سے عبدالعزیٰ بن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا۔"

(۹) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَهُوَ اَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرٰى بِعَيْنِهِ الْيُمْنٰى ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِمَا كَافِرٌ)) ③

"دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور دائیں آنکھ گوشت کے ٹکڑے کی مانند ابھری ہوئی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا۔"

(۱۰) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

① المعجم الكبير: ٢٢/١٧٥ - مسند احمد: ٤/٢٨ - مجمع الزوائد: ٧/٦٥٨ -
② ابن أبي شيبة: ٨/٢٤٦ - ابويعلى: ٧٢٥ - مسند احمد: ١/٢٤٠ -
③ طبراني كبير: ٦٤٤٥ - مسند احمد: ٥/٢٨١ -

«وَاِنَّهُ اَعْوَرُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ خَضْرَاءُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَ لَا حَجْرَاءَ جُفَالَ الشَّعْرِ»①

''دجال کانا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، آنکھ کی جگہ موٹا ناخن سا ہوگا، جیسے سبز رنگ کا چمکدار ستارہ ہو، نہ تو زیادہ ابھری ہوئی اور نہ ہی زیادہ دبی ہوئی، بال پراگندہ ہوں گے۔''

اللہ کے نزدیک دجال کی حیثیت:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ وَاِنَّهُ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ بَلْ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ»②

''جتنا دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے؟'' میں نے کہا: ''لوگ کہتے ہیں بے شک اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کا دریا ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔''

اس سے بھی زیادہ آسان ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ دجال کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے

① طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، مسند احمد، ابن ماجہ بحوالہ قصة المسيح الدجال للألبانی: ص ۱۳۱۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۲۲۔ مسلم، کتاب الفتن، باب فی الدجال وهو أهون على الله عزوجل: ۲۹۳۹۔ ابن ماجہ: ۴۱۲۴۔

نزدیک ان اشیاء سے بھی کم تر ہے جو اللہ تعالیٰ نے دجال کی قدرت و طاقت میں دے رکھی ہیں یعنی یہ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا وغیرہ۔

کیا دجال دنیا میں موجود ہے؟:

''حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو اعلان کرتے سنا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ میں لوگوں کے پیچھے اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھ گئے، آپ ہنس رہے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آدمی اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے۔'' پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا؟'' صحابہ نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری کے متعلق خبر دوں، وہ پہلے نصرانی تھا، وہ آیا، اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق تھی جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ لخم اور جذام قبیلے کے تیس آدمیوں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار تھا کہ مہینہ بھر بحری موجیں ان کی کشتی سے کھیلتی رہیں حتیٰ کہ ان کی کشتی مغرب کی طرف ایک جزیرے سے جا لگی، پھر وہ ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے میں جا اترے جہاں انھیں گھنے بالوں والا ایسا جانور ملا جس کے منہ یا دم کی شناخت ناممکن تھی۔

انہوں نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' جانور نے کہا: ''میں جاسوس ہوں۔'' انھوں نے کہا: ''کس کا جاسوس؟'' اس نے کہا: ''اس شخص کی طرف چلو جو دیر میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔'' تمیم نے کہا: ''جب اس نے ایک آدمی کا ذکر کیا

تو ہم اس سے ڈر گئے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو۔ پھر ہم تیز تیز چلتے ہوئے دیر (جو ایک ویران جگہ تھی) میں داخل ہوئے تو وہاں ہم نے اتنا بڑا انسان دیکھا کہ ویسا قد آور آدمی کبھی نہ دیکھا تھا۔ مگر وہ جکڑا ہوا تھا، اس کے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے اور پاؤں ٹخنوں کے ساتھ مضبوط لوہے سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: ''کمبخت تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میری خبر تو تم حاصل کر ہی لوگے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟'' لوگوں نے کہا: ''ہم اہل عرب ہیں اور ایک سمندری جہاز میں محو سفر تھے کہ سمندر میں طغیانی آ گئی جس کی وجہ سے مہینہ بھر ہمارا جہاز موجوں کا شکار رہا پھر ہم اس جزیرے کے قریب پہنچے تو ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر اس جزیرے میں داخل ہوئے، تو ہمیں یہ جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے منہ یا پشت معلوم نہیں ہوتی تھی، ہم نے اس سے پوچھا کہ کمبخت تو کون ہے؟ تو اس نے کہا میں جاسوس ہوں، تم اس دیر میں موجود آدمی کی طرف چلو، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ سو ہم جلدی سے تمہاری طرف چلے آئے، ہم اس سے ڈر گئے، ہم تو اس کو شیطان سمجھتے ہیں۔''

دجال نے کہا: ''مجھے بیسان (شام) کے نخلستان کی خبر دو؟'' ہم نے کہا: ''اس کی کون سی خبر مطلوب ہے؟'' اس نے کہا: ''کیا وہ پھل لاتا ہے؟ ''ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس نے کہا: ''قریب ہے کہ وہ پھل نہیں لائے گا۔ مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟ کیا اس میں پانی رواں دواں ہے؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! خوب رواں دواں ہے۔'' اس نے کہا: ''قریب ہے کہ وہ خشک ہو جائے۔'' اس نے کہا: ''مجھے زغر (شام) کے چشمے کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پانی موجود ہے اور کیا لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! اس میں پانی بھی ہے اور لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی بھی کر رہے ہیں۔'' اس نے کہا: ''مجھے عرب کے نبی

کی خبر دو؟" ہم نے کہا: "وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا پہنچا ہے۔" اس نے کہا: "کیا اس نے اہل عرب سے لڑائی کی ہے؟" ہم نے کہا: "ہاں!" اس نے کہا: "پھر نتیجہ کیا رہا؟" ہم نے کہا: "وہ نبی اپنے گردو پیش میں غالب آ چکا ہے۔" اس نے کہا: "کیا واقعی ایسے ہو چکا ہے؟" ہم نے کہا: "ہاں!۔" اس نے کہا: "لوگوں کے لیے اس کی اطاعت ہی بہتر ہے۔

میرے متعلق خبردار ہو جاؤ! میں مسیح دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی اور میں چالیس دنوں میں پوری زمین کو فتح کرلوں گا البتہ مکہ اور مدینہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر میں اس طرف رخ کروں گا تو وہاں تلوار لہراتے ہوئے فرشتے مجھے روک دیں گے جو وہاں پہرے پر مقرر ہوں گے۔"

نبی ﷺ نے اپنی چھڑی کو تین مرتبہ منبر پر مارا اور فرمایا:

«هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ النَّاسُ : نَعَمْ فَإِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَ اَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ» [1]

"یہی طیبہ (مدینہ) یہی طیبہ ہے، یہی طیبہ ہے، کیا میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں بتایا نہیں کرتا تھا؟" لوگوں نے کہا: "کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے تمیم کی بات اس لیے اچھی لگی کہ یہ میری اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ خبردار! دجال دریائے

---

[1] مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة: ۲۹۴۲۔ مسند احمد: ۶/ ۴۱۹۔ ابوداؤد: ۴۳۲۵۔ ابن ماجه: ۴۰۴۵۔ نسائی: ۳۵۴۷۔ ترمذی: ۲۲۵۳۔

شام میں یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے۔" آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی فرمایا۔"

پتا چلا کہ دجال اس وقت بھی دنیا میں موجود ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے کہیں چھپا رکھا ہے اور سیٹلائیٹ سسٹمز کے ذریعے دنیا کے چپے چپے کی معلومات رکھنے کے دعویدار آج تک دجال کو تلاش کرنے سے قاصر ہیں، یہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلا چیلنج ہے۔

دجال کی حقیقت:

اگرچہ بعض جدید مفکرین نے جدت کی بھینٹ چڑھ کر یہ دعویٰ کیا ہے کہ دجال سے مراد امریکہ ہے اور بعض نے دجال سے مراد اسرائیل لیا ہے۔ لیکن فی الواقع ایسا ہے کہ دجال **ایک آدمی ہی** ہے جیسا کہ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی طویل روایت میں مذکور ہے:

« اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ يَاأَيُّهَا الْقَوْمُ ! اِنْطَلِقُوا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهُ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ » ①

"میں جاسوس ہوں۔" انہوں نے کہا: "کس کا جاسوس؟" اس نے کہا: "اس آدمی کی طرف چلو جو دیر میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔"

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوا اِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ» ②

① مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة:۲۹۴۲۔ترمذی:۲۲۵۳۔ مسند احمد: ۴۱۹/۶۔ ابوداؤد: ۴۳۲۵۔

② ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال:۴۳۱۲۔

"میں نے تمہیں دجال کے متعلق حدیث بیان کی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ تم اسے پہچان نہ سکو گے (تو سنو!) مسیح دجال چھوٹے قد والا آدمی ہوگا، اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے، کانا ہوگا اور ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، نہ بہت ابھری ہوئی ہوگی اور نہ بہت دھنسی ہوئی ہوگی۔ پھر اگر تمہیں اس کے متعلق شک ہو تو (یاد رکھو) تمہارا رب کانا نہیں۔"

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِيْ وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَنِيْ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ اَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ قَالَ وَقِيْلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْعُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ)) ①

"ابن صیاد نے مجھ سے کچھ باتیں کیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) میں شرم محسوس ہوئی۔ اس نے کہا: "میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی (کہ میں دجال نہیں) لیکن اے رسول اللہ کے صحابہ! پتا نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا گمان ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دجال کا مکہ میں داخلہ حرام کیا ہے لیکن میں نے تو حج کیا ہے۔" وہ ایسی باتیں کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس کی باتوں پر یقین کر لیتا لیکن ساتھ ہی اس نے کہا: "اللہ کی قسم! میں اچھی

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔

طرح جانتا ہوں کہ دجال اس وقت کہا ہے اور اس کے ماں باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔'' لوگوں نے ابن صیاد سے پوچھا: ''تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟'' اس نے کہا: ''اگر مجھے دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔''

دجال دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے:

(۱) حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))[1]

''آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (جسم کے لحاظ سے) دجال سے بڑا اور کوئی نہیں ہوگا۔''

(۲) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ وَ أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ))[2]

''اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ لامحالہ تم میں نکل کر رہے گا۔''

(۳) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مسلم، كتاب الفتن، باب في بقية من أحاديث الدجال:٢٩٤٦۔مسند احمد: ٢٧/٤۔

② ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ ابن مريم وخروج ياجوج و ماجوج : ٤٠٧٧ ۔ السنة لابن أبي عاصم : ٣٩١ ۔ الشريعة للآجري : ص ٣٧٥ ۔ ٣٧٦۔

«مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَوْتِي وَ الدَّجَّالُ وَقَتْلُ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيَةٍ» ①

''جو شخص تین موقعوں پر محفوظ رہا وہ نجات پا گیا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا (اور پھر فرمایا) میری موت، دجال اور حق پر قائم سخی خلیفہ کا قتل۔''

(۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَاللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى» ②

''اللہ کی قسم! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے آدمی نکل آئیں، ان میں سے آخری کانا ہوگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔''

(۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَأَنَا لِفِتْنَةِ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا صَنَعْتُ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ» ③

''رسول اللہ ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ دجال کے مقابلے میں مجھے تمہارے آپس کے فتنہ فساد کا زیادہ خطرہ ہے۔ پہلے لوگوں میں سے جو کوئی اس فتنے سے محفوظ رہا وہ دراصل محفوظ ہے اور آج تک دنیا میں جو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا فتنہ ظاہر ہوا ہے وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے۔''

① مسند احمد: ٥/٤٦، ٥٦٣ ـ حاکم: ٣/١٠٨ ـ السنة لابن أبي عاصم: ١١٧٧ ـ
② مسند احمد: ٥/٢٢ ـ المعجم الكبير: ٧/٢٢٧ ـ مجمع الزوائد: ٢/٤٤٨ ـ
③ مسند احمد: ٥/٤٨٢ ـ مجمع الزائد: ٧/٦٤٦ ـ

(٦) رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ اُمَّتَهُ))

''رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا: ''خبردار! مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔''

مزید ارشاد فرمایا:

((مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِاَسْمَائِهِمَا وَ اَسْمَاءَ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذٰلِكَ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ اَلَسْتُ اُحْيِيْ وَ اُمِيْتُ؟ فَيَقُوْلُ لَهُ اَحَدُ الْمَلَكَيْنِ كَذَبْتَ مَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا صَاحِبُهُ فَيَقُوْلُ لَهُ : صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَظُنُّوْنَ اِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ وَذٰلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيْرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيْهَا فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ قَرْيَةُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيْرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ عُقْبَةِ اَفِيْقٍ)) ①

''اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، جو دو نبیوں کی شکل وصورت میں ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ایک دجال کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوگا اور یہ آزمائش کے لیے ہوں گے۔ دجال کہے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کیا میں تمہیں زندگی اور موت نہیں دیتا؟'' تو ایک فرشتہ کہے گا: ''تو جھوٹ بولتا ہے۔'' مگر اس کی بات دوسرے فرشتے کے سوا کوئی نہیں سنے گا اور اس کا ساتھی فرشتہ جواب میں کہے گا: ''ہاں!

① مسند احمد: ٥/٢٢١، ٢٢٢۔ المعجم الکبیر: ٦٤٤٥۔

تیری بات سچی ہے۔" لوگ اس فرشتے کی بات سن کر سمجھیں گے کہ شاید یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے اور یہ آزمائش ہوگی۔ پھر دجال مدینے کی طرف بڑھے گا مگر اسے مدینے میں داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا: "یہ فلاں آدمی کی بستی ہے۔" پھر وہ شام کی طرف چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے افیق کی گھاٹی کے قریب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) قتل کرائیں گے۔"

(۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے قریب کچھ جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان میں دجال بھی ہوگا۔"

پھر دجال کے متعلق فرمایا:

((وَ الدَّجَّالُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)) ①

"اور دجال ان میں سے سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔"

خروج دجال کے بعد کسی کا ایمان لانا نفع بخش نہیں ہوگا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ)) ②

"جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کے لیے اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان والا نہیں یا جس نے حالت ایمان میں کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الأرض کا نکلنا۔"

① الفتن لنعیم بن حماد : ص۳۸٦ ۔

② مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان:۱۵۸ ۔

فتنہ دجال کے خوف سے رونے والے لوگ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ؟ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ كَفَيْتُمُوْهُ وَ اِنْ يَّخْرُجْ بَعْدِيْ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ» ①

''رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! دجال یاد آگیا تھا اس لیے رو رہی ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تم سب کی طرف سے میں اس کے لیے کافی ہوں گا لیکن اگر وہ میرے بعد نکلا تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا خواب میں دجال کو دیکھنا:

(ا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطِفُ اَوْ يُهْرَاقُ رَاْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيْمٌ اَحْمَرُ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوْا : هٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ» ②

① مجمع الزوائد : ١٢٥١٢ ۔

② بخاری، كتاب الفتن، باب ذكر الدجال : ٧١٢٨ ۔ مسلم : ١٦٩ ۔ مسند احمد ٢/٣١ ۔ مؤطا : ٢/٩٢٠ ۔

''ایک دفعہ میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب کو دیکھا جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' میرے ساتھ موجود لوگوں نے بتلایا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ رنگ کا تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے، اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔''

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَ رَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَ الْبَیَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَ رَاَیْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَ الدَّجَّالَ فِیْ آیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِیَّاهُ)) ①

''میں نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ گندمی رنگ والے، دراز قد اور گھنگھریالے بالوں والے تھے، یوں محسوس ہوتا تھا گویا قبیلہ شنوء کا کوئی شخص ہے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا جو درمیانے قد، درمیانے جسم، سرخ و سفید رنگ اور سیدھے بالوں والے تھے۔ میں نے جہنم کے داروغے کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے (یہ سب) اپنی قدرت کی (نشانیاں) مجھے دکھلائیں۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں اور دوسری مرتبہ معراج کی رات دجال کو دکھایا تاکہ آپ لوگوں کو اس کے متعلق صحیح طور پر آگاہ کر سکیں۔

① بخاری، کتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدکم آمین : ۳۲۳۹ ۔

دجال کے زمانے کے مسلمان اس کا سامنا نہیں کریں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) ①

”جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے اجتناب کرے، اللہ کی قسم! جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے (لیکن) جو شبہے کی چیزیں دے کر اسے بھیجا گیا ہے انھیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔“

دجال کے پاس جنت اور جہنم ہوگی:

(۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)) ②

”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک جہنم ہوگی۔ اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔“

(۲) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَ أَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ

---

① ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال: ۴۳۱۹۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۴۔

مِنكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ))①

''جب دجال نکلے گا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوگی، جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ فی الحقیقت جلا دینے والی آگ ہوگی۔ تم میں سے اگر کسی شخص کو اس فتنے سے واسطہ پڑے تو وہ اس کی آگ میں داخل ہو کیونکہ وہ فی الحقیقت میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔''

(۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحَطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحَطَّ أَجْرُهُ))②

''جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی۔ جو شخص اس کی آگ میں داخل ہو گیا اس کے لیے اجر واجب ہو گیا اور اس کا گناہ معاف ہو گیا اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو گیا اس کا گناہ واجب ہو گیا اور اس کا اجر برباد ہو گیا۔''

امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

" قَالَ الْعُلَمَاءُ: هٰذَا مِنْ جُمْلَةِ فِتْنَتِهِ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهِ عِبَادَهُ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ ثُمَّ يَفْضَحُهُ وَ يُظْهِرُ لِلنَّاسِ عِجْزَهُ "③

''اہل علم بیان کرتے ہیں کہ یہ (ایک ہاتھ میں آگ اور ایک ہاتھ میں جنت) دجال کے فتنے کا ہی حصہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنے بندوں کی آزمائش کریں گے تاکہ حق کو ثابت کر دکھائیں اور باطل کو مٹا ڈالیں، پھر اللہ تعالیٰ اسے (دجال کو) رسوا و نامراد کر دیں گے اور اس کا عاجز و بے بس ہونا لوگوں پر ظاہر ہو

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر عن بنی اسرائیل: ۳٤٥٠۔ مسلم: ۲۹۳٤۔ ابن ماجه: ٤١٢٢۔ ابوداؤد: ٤٣١٥۔ ابن ابی شیبة: ٦٤٨/٨۔ ابن حبان: ٦٧٩٩۔

② مسند احمد: ٤٩٨،٩/٥۔ حاکم: ٤٧٩/٤۔ ابن حبان: ٢٠٩/١٥۔

③ شرح مسلم للنووی: ٢٦٦/١٨۔

جائے گا۔"

دجال کے ماتھے پر "کافر" لکھا ہوگا:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ)) ①

"جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے آدمی سے ڈرایا، آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا۔"

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)) ②

"دجال کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجے کر کے بتلایا "ک،ف،ر" جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔"

دجال اپنے ماتھے پر لکھا "کافر" نہیں مٹا سکے گا:

گزشتہ احادیث اس بات کا ثبوت ہیں کہ دجال اپنے ماتھے پر لکھا لفظ "کافر" مٹانے کی قدرت نہیں رکھتا ہوگا۔ کیونکہ اگر دجال کے لیے یہ ممکن ہوتا کہ وہ اپنے ماتھے پر سے لفظ "کافر" مٹا ڈالے تو وہ ایسا ضرور کرتا تا کہ وہ لوگوں کو مزید گمراہ کر سکے لیکن اس کے لیے یہ ممکن نہیں ہوگا بلکہ مسلمان بآسانی اس لفظ کو اس کے ماتھے سے پڑھ سکے گا۔ جیسا کہ رسول

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۳۱۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۳۔

اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ» ①

”(دجال کے ماتھے پر لکھا لفظ کافر) ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔“

دجال بے اولاد ہو گا:

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«قَالَ لِيَ ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِيَ وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي» ②

”ابن صیاد نے مجھ سے کچھ باتیں کیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) شرم محسوس ہوئی۔ اس نے کہا: ”میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی (کہ میں دجال نہیں) لیکن اے اصحاب رسول! معلوم نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا گمان ہو گیا ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کہ دجال یہودی ہو گا اور میں تو مسلمان ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کی اولاد نہیں ہو گی اور میری اولاد ہے۔“

دجال سے بھاگ کر لوگ پہاڑوں پر چڑھیں گے:

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ» ③

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۳۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔
③ مسلم، کتاب الفتن، باب فی بقیة من أحادیث الدجال: ۲۹٤٥۔

"لوگ دجال کے ڈر سے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔" حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! اس روز عرب (مسلمان) کہاں ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ اس روز تعداد میں کم ہوں گے۔"

دجال کا لشکر کون لوگ ہوں گے؟

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ» ①

"(ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) یہودی سیاہ (یا سبز) چادریں اوڑھے ہوئے دجال کا ساتھ دیں گے۔"

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ» ②

"دجال مشرق کی سرزمین سے ظاہر ہوگا، جسے خراسان کہا جاتا ہے، بہت سی قومیں اس کے ساتھ ہوں گی جن کے چہرے چمڑہ لگی ڈھالوں کی طرح (موٹے اور چوڑے) ہوں گے۔"

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ» ③

① مسلم، كتاب الفتن، باب فى بقية من أحاديث الدجال :٢٩٤٤۔ مسند احمد: ٢٨٣/٣۔ ابن أبي شيبة :٦٥٠/٨۔ حاكم :٥٢٤/٤۔

② ترمذى؛ كتاب الفتن، باب ماجاء من اين يخرج الدجال :٢٢٣٧۔ ابن ماجه : ٤١٢٣ ۔ مسند احمد : ٥/١ ۔

③ بخارى، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل المدينة الدجال :١٨٨١۔ مسلم: ٢٩٤٢۔

"مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا، ان (مکہ و مدینہ) کی ہر گھاٹی پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے، پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ہر کافر و منافق کو اللہ تعالیٰ اس سے باہر نکال دے گا۔"

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِيْ هٰذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرِّقَنَاةِ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ اِلٰى حَمِيْمِهٖ وَ اِلٰى اُمِّهٖ وَابْنَتِهٖ وَاُخْتِهٖ وَعَمَّتِهٖ فَيُوْثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ)) ①

"دجال مرقاہ کی دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا تو اس کی طرف نکلنے والی سب سے زیادہ عورتیں ہوں گی حتیٰ کہ آدمی اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی وغیرہ کی طرف جائے گا اور انھیں رسیوں سے باندھ دے گا اس ڈر سے کہ کہیں وہ دجال سے نہ جا ملیں۔"

درج بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ دجال کا اصل لشکر یہودی ہوں گے کیونکہ وہ خود انھیں میں سے ہوگا۔ علاوہ ازیں چوڑے اور موٹے چہروں والی اقوام بھی اس کے لشکر میں شامل ہوں گی اور ممکن ہے یہ اقوام چین، جاپان، کوریا اور روس وغیرہ کے لوگ ہوں کیونکہ ان کے چہرے اغلباً ایسے ہوتے ہیں۔ کافر و منافق لوگ بھی اس کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اور اس کے فتنے کا شکار ہونے والی سب سے زیادہ خواتین ہوں گی۔

دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوران خطبہ

① مسند احمد: ۲/۶۷۔ المعجم الکبیر: ۱۳۱۹۷۔

ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ لامحالہ تم میں نکل کر رہے گا۔"

اس کے بعد فرمایا:

«أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَ الشَّامِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» ①

"دجال عراق اور شام کے درمیانی ریگستانی علاقے سے خروج کرے گا اور دائیں اور بائیں (تمام اشیاء) کو فاسد کر دے گا (لہٰذا) اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ وہ شروع میں تو نبوت کا دعویٰ کرے گا اور (یاد رکھو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال خدائی کے دعویٰ سے پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور یہ بھی یاد رہے کہ دجال اکبر سے پہلے آنے والے تقریباً تیس جھوٹے اور چھوٹے دجال بھی نبوت کا دعویٰ کریں گے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ» ②

① حاکم: ۸٦٢٠۔ قصة المسيح الدجال للألباني: ص ١٣١۔
② بخاري، كتاب الفتن، باب خروج النار: ٧١٢١۔

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کی دعوت ایک ہی ہوگی اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے، تقریباً تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

دجال نبوت کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا:

(۱) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّهُ يَبْدَءُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ثُمَّ يُثْنِيْ حَتّٰى يَقُوْلَ أَنَا رَبُّكُمْ وَ إِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوْتُوْا وَ أَنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِيْ وَجْهِهِ وَ لْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)) ①

”ابتدا میں دجال کہے گا کہ میں نبی ہوں اور (یاد رکھو کہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، پھر وہ (زمین میں) پھرتا ہوا یہاں تک کہہ دے گا کہ میں تمہارا رب ہوں اور یقیناً تم فوت ہونے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکو گے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ تم میں سے جو بھی اسے ملے وہ اس کے چہرے پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔“

(۲) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَ إِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ

① حاکم: ۸۶۲۰۔ قصة الدجال للألباني: ص ۱۳۱۔

وَ إِنَّهُ سَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَ إِلَيْهِ أَنَبْنَا وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ فَلَاسَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ» ①

''بلاشبہ تمہارے بعد جھوٹا گمراہ کر دینے والا (دجال) نکلے گا۔اس کا سر پیچھے سے کچھ گنجا ہوگا اور عنقریب وہ کہے گا:''میں تمہارا رب ہوں۔'' پس جس نے کہا:''تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں ہے بلکہ اللہ ہمارا رب ہے، اسی پہ ہم نے بھروسا کیا، اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا اور ہم اللہ تعالیٰ سے تیری پناہ مانگتے ہیں'' تو دجال اس کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا۔''

(۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى»

''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے نکلیں گے، ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

« فَإِنَّهُ سَوْفَ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللّٰهُ فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ لَمْ يَنْفَعْهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ لَمْ يُعَاقَبْ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ» ②

''اور عنقریب وہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ ہے، پس جو اس پر ایمان لے آیا اور اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی تو اسے اس کے گزشتہ نیک اعمال کا کچھ فائدہ

① مسند احمد: ۵/۵۰۹۔ حاکم: ۴/۵۵۴۔ مجمع الزوائد: ۷/۶۵۸۔

② المعجم الكبير: ۷/۲۲۷۔ مجمع الزوائد: ۲/۴۴۸۔ مسند احمد: ۵/۱۶۔ السنن الكبرىٰ: ۳/۳۳۹۔

نہیں ہوگا اور جس نے اس کا انکار کیا، اس کی تکذیب کی تو اس کے اعمال کا بالکل مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔"

(۴) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

« فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ »①

"دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا کہ وہ (اس کی ربوبیت پر) ایمان لائیں اور لوگ اس کے مطیع ہو جائیں گے۔ پھر دجال آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔"

ثابت ہوا کہ مسیح دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر ربوبیت کا دعویٰ کرے گا اور جو لوگ اس کے فتنے کا شکار ہو کر اسے رب تسلیم کر لیں گے، وہ ان کے لیے آسمان سے بارشیں نازل کرے گا اور زمین سے فصلیں، کھیتیاں، پھل اور اناج اگائے گا تاکہ لوگ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مزید پختہ ہو جائیں اور دوسرے لوگ بھی اس پر ایمان لانے کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔ تاہم جو لوگ پکے ایماندار ہوں گے وہ کہیں گے کہ تو جھوٹا دجال ہے، ہم تجھے نہیں بلکہ آسمان والے اللہ کو اپنا رب مانتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں۔ اس یقین کے حامل افراد لامحالہ اس دور آزمائش میں بھی کامیاب رہیں گے اور دجال ان کا کچھ بھی نقصان نہیں کر پائے گا۔

دجال کی فتنہ پردازیاں:

(۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا:

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۷ - ابن ماجه: ۴۱۲۶ - ترمذی: ۲۲۴۰ - حاکم: ۴/۵۳۷ -

«إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُهُ نَارٌ» ①

''اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔''

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ» ②

''جب دجال ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لوگ جسے آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی تصور کریں گے وہ جلا دینے والی آگ ہوگی، تو تم میں سے جو بھی اس فتنے میں مبتلا ہو وہ اس میں داخل ہو جو آگ نظر آرہی ہو کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔''

(۳) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَ رَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَّخْرُجْ وَ أَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَ إِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۳۰۔
② بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل: ۳۴۵۰۔ مسلم: ۲۹۳۴۔ ابن ماجه: ۴۱۲۲۔ ابن أبی شیبة: ۸/۶۴۸۔

شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَ الْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ! فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : لَا، أُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَ الْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ أَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ أَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَ إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ»[1]

[1] مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر الدجال : ۲۹۳۷ ۔ ترمذی : ۲۲۴۰ ۔ ابوداؤد : ۴۳۲۱ ۔ مسند احمد : ۲۴۸/۴ ۔

''ایک دن صبح نبی ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا، اسے حقیر اور اس کے فتنے کو عظیم گردانا حتیٰ کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا ہو، پھر ہم شام کے وقت آپ کی طرف گئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا معاملہ ہے؟'' ہم نے کہا: ''آپ نے دجال کے بارے میں خوب آگاہ کر دیا تھا اور ہم سمجھے کہ شاید وہ اسی نخلستان میں ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دجال سے بڑھ کر اور فتنوں کا تم پر زیادہ اندیشہ ہے؟ اگر دجال میری زندگی میں نمودار ہوا تو میں اس کے درمیان رکاوٹ بن جاؤں گا اور تم لوگوں کو اس کے شر سے بچا لوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تم میں سے ہر شخص بذات خود اس کے خلاف حجت ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہو گا۔ دجال ایک گھنگھریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہو گی اور وہ عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہو گا۔ لہٰذا جو شخص بھی تم میں سے دجال کو دیکھے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے۔ دجال کا شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے خروج ہو گا اور دائیں بائیں فتنہ فساد مچائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔'' صحابہ نے دریافت کیا: ''دجال کتنی مدت زمین پر قیام کرے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن، جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ماہ کے برابر، ایک دن ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔''

صحابہ نے پھر دریافت کیا: ''اے اللہ کے رسول! جو دن سال کے برابر ہو گا اس میں ہم نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ کیا ہمیں ایک ہی دن کی نمازیں کفایت کر جائیں گی؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم اس کا اندازہ کر لینا۔''

صحابہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا چلنا پھرنا کیسا ہو گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بارش کی مانند جسے پیچھے سے ہوا دھکیلتی ہے، پھر وہ ایک قوم کے پاس جا کر انھیں کفر کی دعوت دے گا اور وہ لوگ اس دعوت کو قبول کر لیں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو آسمان بارش برسائے گا، پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین اناج اگائے گی، جس پر ان کے جانور چریں گے، جن کے کوہان پہلے سے اونچے، تھن پہلے سے کشادہ اور کوکھیں خوب پھولی ہوں گی۔ پھر دجال ایک قوم کے پاس آ کر اسے کفر کی دعوت دے گا مگر وہ انکار کر دیں گے تو دجال اِن سے واپس چلا جائے گا اور وہ لوگ قحط اور خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے پاس کچھ مال و دولت باقی نہ رہے گا۔ دجال بنجر اور ویران زمین کی طرف جائے گا اور اسے حکم دے گا: ''اے زمین! اپنے خزانے نکال دے۔'' اس پر زمین کے خزانے اس کے پاس اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں مکھیوں کی ملکہ کے پاس جمع ہوتی ہیں۔ پھر دجال ایک نوجوان کو بلائے گا اور اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح نشانہ لگانے کی غرض سے لگائی گئی کوئی چیز دو ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ پھر اسے زندہ کر کے بلائے گا تو وہ نوجوان چمکتے، دمکتے اور خوش چہرے کے ساتھ اس کی طرف چلا آئے گا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ مشرق کی جانب دمشق کے شہر میں سفید منارے کے پاس زرد کپڑوں میں ملبوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔ انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینا ٹپکے گا اور جب وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی مانند بوندیں بہیں گی۔ جو کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی بھاپ پا لے گا وہ مر جائے گا اور ان کے سانس کی بھاپ وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔''

(۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَأْتِي الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ» ①

''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور والی زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک مومن مرد جائے گا اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے اور یہ بات رسول کریم ﷺ نے ہم سے بیان فرمائی ہے۔'' اس پر دجال کہے گا: ''تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں اسے قتل کروں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟'' اس کے پاس والے لوگ کہیں گے: ''نہیں!'' چنانچہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر اسے زندہ کرے گا۔ اب وہ شخص کہے گا: ''واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے اتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔'' اس پر دجال پھر اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے مار نہیں سکے گا۔''

(۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَاَلْتُهُ وَ اِنَّهُ قَالَ لِيْ: مَا يَضُرُّكَ

① بخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینة : ۷۱۳۲ ـ مسلم : ۲۹۳۸ ـ مسند احمد : ۴٦/۳ ـ عبدالرزاق : ۳۹۳/۱۱ ـ

مِنْهُ؟ قُلْتُ لِاَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ : اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ» ①

”دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ”اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟“ میں نے عرض کی: ”لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا کہ وہ اپنے مومن بندوں کو مختلف آزمائشوں میں ڈال کر ان کا امتحان لیتا ہے۔ انہی آزمائشوں میں سے ایک فتنہ دجال بھی ہے اور اگر اس فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ و آزمائش بھی کہہ دیا جائے تو یقیناً بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت زیادہ قدرت و طاقت عطا کی ہو گی، جس کے ذریعے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا کہ وہ ہی خدا ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کے لیے ٹھنڈی ہوائیں چلائے گا، ان پر بارشیں برسائے گا، ان کے لیے زمین سے پیداوار اور ہر قسم کا اناج اگائے گا۔ الغرض اپنے تابع فرمان لوگوں کے لیے خوشحالی کا سارا سامان مہیا کرے گا اور جو لوگ اس کی خدائی کو جھوٹا کہیں گے وہ انھیں قحط سالی و فاقہ سے دوچار کر دے گا، ان کی فصلیں تباہ کر دے گا اور انھیں اپنے ایک ہاتھ میں موجود آگ میں پھینک دے گا، جو کہ فی الحقیقت جنت ہو گی۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”جو بھی دجال کے فتنے میں مبتلا ہو وہ اس کی آگ کو ہی ترجیح دے۔“

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دجال کو جو اتنی قوت ملی ہو گی اور وہ اس کے ذریعے جو کچھ بھی کرے گا وہ سب اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی کرے گا، اگر اللہ تعالیٰ کی اجازت نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال : ٧١٢٢ ـ مسلم : ٢١٥٢ ـ ابن ماجه : ٤١٢٤ ـ مسند احمد : ٤/٣٣٨ ـ

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا:

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَ لَا الْمَدِيْنَةَ » ①

”دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“

(۲) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی طویل روایت میں ہے کہ ایک ویران جزیرے میں جکڑے ہوئے انسان نے کہا:

« إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَ إِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيْرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا هِيَ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَ إِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا » ②

”میں مسیح دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی، میں نکلوں گا اور زمین میں چلوں پھروں گا، میں چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی کا چکر لگا لوں گا کیونکہ یہ دونوں (مکہ و مدینہ) مجھ پر حرام ہیں۔ جب بھی میں ان دونوں میں سے کسی کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلوں گا تو تلوار سونتے ہوئے ایک فرشتہ میرے سامنے ہو گا جو مجھے اس میں داخل ہونے سے روکے گا اور ان (دونوں شہروں) کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے، جو ان بستیوں کی حفاظت کریں گے۔“

---

① مسند احمد: ۲/۲۱۳۔ کنز العمال: ۳۴۷۰۰۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة: ۲۹۴۲۔ ابن ماجه: ۴۰۴۵۔ ابوداؤد: ۴۳۲۵۔ نسائی: ۳۵۴۷۔

(۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ » ①

''دجال کا رعب مدینہ والوں پر نہیں پڑے گا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرا دیتے) ہوں گے۔''

(۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ : يَأْتِي الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ » ②

''ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور والی زمین پر قیام کرے گا۔''

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَ لَا الدَّجَّالُ » ③

''مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے پہرا دیتے ہیں، نہ یہاں طاعون آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔''

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال : ۷۱۲۵۔
② بخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینة :۷۱۳۲۔
③ بخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینة :۷۱۳۳۔

« اَلْمَدِيْنَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَ لَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ » ①

''جب دجال مدینہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ چنانچہ دجال اس کے قریب آ سکتا ہے اور نہ ہی طاعون ان شاءاللہ۔''

(۷) حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا النَّاسَ فَقَالَ : يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ ؟ ثَلَاثًا فَقِيْلَ وَ مَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ قَالَ : يَجِيْءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ اُحُدًا فَيَنْظُرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَيَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: هَلْ تَدْرُوْنَ هٰذَا الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ؟ هٰذَا مَسْجِدُ اَحْمَدَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا سَيْفَهُ فَيَأْتِي سِبْخَةَ الْجَرْفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ وَ لَا مُنَافِقَةٌ وَ لَا فَاسِقٌ وَ لَا فَاسِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَيْهِ فَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ » ②

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''خلاصی والا دن اور تمھیں کیا معلوم خلاصی والا دن کون سا ہے؟'' تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا، پھر فرمایا: ''دجال نکلے گا اور احد پہاڑ پر چڑھ کر مدینے کی طرف دیکھے گا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھے گا: ''کیا تم یہ سفید محل دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد (یعنی محمد ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینے کی طرف آئے گا تو ہر راستے پر تلوار سونتے ہوئے فرشتے کو

① بخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینة :۷۱۳٤۔ مسلم :۱۳۸۷۔ حاکم:٤/٥٨٥۔ مسند احمد:٢/٣١٢۔

② مسند احمد: ٤/٣٣٨۔ حاکم: ٤/٥٤٣۔ کنزالعمال: ٣٨٨٣٣۔

پائے گا، پھر وہ (مدینہ کے قریب) دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ تین مرتبہ کانپے گا، جس کے نتیجے میں سارے منافق و فاسق مرد اور عورتیں دجال کی طرف نکل جائیں گے پس وہی خلاصی والا دن ہوگا۔"

۷) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((فَيَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا سَيْفَهُ فَلَا يَدْخُلُهَا)) ①

"دجال مدینہ کی طرف آئے گا تو اس کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا جو اپنی تلوار سونتے ہوئے ہوگا، لہٰذا دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"

مکہ اور مدینہ کے سوا دجال پوری دنیا کو روند ڈالے گا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَاُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ وَ لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ)) ②

"کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال داخل نہ ہو سوائے مکہ اور مدینہ کے، فرشتے مکہ اور مدینہ کے راستوں پر صف باندھے کھڑے ہوں گے اور ان دونوں شہروں کی حفاظت کریں گے۔ دجال مدینہ منورہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچے گا تو تین بار زلزلہ آئے گا اور مدینہ منورہ میں موجود تمام کافر اور منافق (ڈر کر) دجال کے

① مسند احمد: ۴۷۹/۳۔ کنزالعمال: ۳۸۷۵۰۔ الدرالمنثور: ۱۹۲/۱۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب قصۃ الجساسۃ: ۲۹۴۳۔

پاس چلے جائیں گے۔"

دجال بیت اللہ اور بیت المقدس میں بھی داخل نہیں ہو سکے گا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ آخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى))

"اللہ کی قسم! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے آدمی ظاہر ہو جائیں۔ ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا، جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔"

اس حدیث میں آگے چل کر ارشاد نبوی ہے:

((اِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا الْحَرَامَ وَ بَيْتَ الْمَقْدَسِ وَ اِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالًا شَدِيْدًا ثُمَّ يَهْلِكُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجُنُوْدَهُ)) ①

"وہ ساری زمین پر غالب آجائے گا مگر بیت اللہ اور بیت المقدس تک نہیں پہنچ پائے گا۔ بیت المقدس میں موجود مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو ان مسلمانوں کو شدید زلزلوں سے دوچار کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو تباہ و برباد کر دیں گے۔"

اللہ پر توکل کرنے والا سچا مومن دجال سے محفوظ رہے گا:

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَ اِنَّ رَاْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ

① المعجم الكبير: ٧/٢٢٧۔ السنن الكبرىٰ: ٢/٣٣٩۔ مسند احمد: ٥/٢٢۔ مجمع الزوائد: ٢/٤٤٨۔

وَ اِنَّهُ سَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْهِ اَنَبْنَا وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهِ» ①

''بلاشبہ تمہارے بعد جھوٹا گمراہ کر دینے والا (دجال) نکلے گا۔ اس کا سر پیچھے سے کچھ گنجا ہوگا اور وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو جس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے، ہمارا رب نہیں ہے بلکہ اللہ ہمارا رب ہے، اسی پر ہم نے توکل کیا، اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں تجھ سے، تو دجال اس شخص کا کوئی نقصان نہیں کر سکے گا۔''

دجال کے لیے سخت ثابت ہونے والے لوگ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ» ②

تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں بنوتمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔'' راوی حدیث نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ بنوتمیم کے یہاں سے زکوۃ

---

① مسند احمد: ٥/٥٠٩۔ حاکم: ٤/٥٥٤۔ مجمع الزوائد: ٧/٢٥٨۔

② بخاری، کتاب العتق، باب من ملك من العرب رقيقا ...... الخ: ٢٥٤٣۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار وأسلم ...... الخ: ٦٣٩٨۔

وصول ہو کر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔“ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اسے آزاد کر دے کہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔“

دجال کے خلاف جہاد:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

« اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَ اِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ »[1]

”جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے (جیسے ابھی غسل کیا ہے) اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی مانند قطرے ان کے بالوں سے ڈھلکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان کی سانس کی ہوا جس جس کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اور اسے مقام لد پر قتل کر دیں گے۔“

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۷ ۔ مجمع الزوائد: ۶۵۱/۷ ۔

دریائے اردن پر دجال سے معرکہ:

حضرت نہیک بن صریم سکونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَتُقَاتِلُنَّ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُقَاتِلَ بَقِيَّتُكُمُ الدَّجَّالَ عَلٰى نَهْرِ الْأُرْدُنِ أَنْتُمْ شَرْقِيَّةٌ وَهُمْ غَرْبِيَّةٌ » ①

''تم لوگ ضرور مشرکین سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ تمہارے لشکر سے باقی ماندہ لوگ دریائے اردن پر دجال سے جنگ کریں گے، تم لوگ مشرقی کنارے پر ہوں گے اور دجال کا لشکر مغربی کنارے پر ہوگا۔''

مسلمان دمشق کے قریب بھی پڑاؤ ڈالیں گے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ » ②

''(دجال سے) جنگ کے دوران مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق شہر کی ایک جانب مقام غوطہ میں ہوگا اور یہ شہر شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔''

دجال اور اس کے لشکر کی ہلاکت:

(۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی لمبی حدیث میں ہے کہ مسلمان رومیوں سے جنگ کریں گے اور فتح حاصل کرلیں گے پھر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے:

« جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِيْ ذَرَارِيْهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَ يَقْبَلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

① مجمع الزوائد: ۷/۶۶۸۔
② ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب في المعقل من الملاحم: ۴۲۹۸۔

ﷺ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَسْمَائَهُمْ وَ اَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَ اَلْوَانَ خُیُولِهِمْ وَ هُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ » ①

''ایک زور سے چیخنے والا آئے گا اور کہے گا کہ ان کے اہل وعیال میں دجال ظاہر ہو چکا ہے تو وہ لوگ سب کچھ جو ان کے ہاتھوں میں ہو گا پھینک کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو اطلاع حاصل کرنے کے لیے بھیجیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں ان (سواروں) کے نام اور ان کے والدین کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ خوب اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ سوار اس دن روئے زمین پر بہترین گھڑسوار ہوں گے۔''

(۲) حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« تَغْزُوْنَ جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ نَافِعٌ یَا جَابِرُ! لَا نَرَی الدَّجَّالَ یَخْرُجُ حَتّٰی یُفْتَحَ الرُّوْمُ » ②

''تم اہل عرب سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائیں گے، پھر تم اہل فارس سے لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائیں گے، پھر تم اہل روم سے لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائیں گے۔'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''اے جابر! ہمارے خیال میں دجال روم کی فتح سے پہلے نہیں نکلے گا۔''

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« یَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِیْ هٰذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرِّ قَنَاةٍ فَیَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ یَّخْرُجُ

---

① مسلم، کتاب الفتن، باب إقبال الروم عند خروج الدجال: ۲۸۹۹۔ حاکم: ۵۲٤/٤۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب ما یکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال: ۲۹۰۰۔ ابن ماجه: ٤۰۹۱۔ مسند احمد: ۲۲۰/۱۔ ابن أبی شیبة: ٦٥٥/۸۔

إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلٰى حَمِيمِهِ وَ إِلٰى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةً أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُونَهُ وَ يَقْتُلُونَ شِيعَتَهُ حَتّٰى إِنَّ الْيَهُودِيَّ لَيَخْتَبِئُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَوِ الْحَجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرَةُ لِلْمُسْلِمِ هٰذَا يَهُودِيٌّ تَحْتِي فَاقْتُلْهُ» ①

''دجال مرقناۃ کی دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا، اس کی طرف جانے والی سب سے زیادہ خواتین ہوں گی حتیٰ کہ آدمی اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کے پاس جائے گا اور ان کو رسی سے باندھ دے گا، اس خوف سے کہ کہیں وہ دجال کے پاس نہ پہنچ جائیں، پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان دجال اور اس کے لشکر کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپے گا تو وہ پکار کر مسلمان سے کہیں گے کہ یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اسے قتل کر ڈالو۔''

درخت اور پتھر دجال کے ساتھیوں کی نشاندہی کریں گے:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ ! يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ» ②

① مسند احمد: ۲/ ۶۷۔ طبرانی کبیر: ۱۳۱۹۷۔

② بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب قتال الیهود: ۲۹۲۵۔ مسلم، کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتیٰ یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی أن یکون مکان المیت من البلاء: ۲۹۲۲۔ مجمع الزوائد: ۷/ ۶۶۴۔ طبرانی کبیر: ۲/ ۳۰۷۔

”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے قتال کریں گے اور انھیں قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرے گا تو وہ بھی پکار کر کہیں گے: ”اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، آؤ اسے قتل کر دو“ سوائے غرقد کے درخت کے، وہ نہیں بتائے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔“

واضح رہے کہ ”غرقد“ ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے، یہودی اس درخت کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسرائیل میں کثیر تعداد میں اس درخت کی کاشت کی جا رہی ہے۔

دجال کے خلاف عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر جہاد کرنے والوں کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ))[1]

”میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ کر لیا ہے، ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد میں شریک ہوگی۔“

دجال کے خلاف ہونے والا معرکہ اہل حق کا آخری معرکہ ہوگا:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ

[1] نسائي، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند: ٣١٧٧ـ

نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالَ» ①

”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے خلاف جہاد کرے گا۔“

دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود قتل کریں گے:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَ لٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهِ» ②

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیتے تب بھی گھل گھل کر مر جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔“

(۲) یعقوب بن عاصم بن عمروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا:

”یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟“

انہوں نے (تعجب سے) کہا: ”سبحان اللہ!“ یا لا الہ الا اللہ یا ان کی مثل کوئی کلمہ کہا پھر کہا: ”میرا ارادہ یہ ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ کچھ لوگ مجھے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے، جو گھر کو جلا دے گا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔“

① ابو داؤد، کتاب الجھاد، باب فی دوام الجھاد: ٢٤٨٤۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب فی فتح قسطنطينية: ٢٨٩٧۔

پھر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَ أَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَ رَفَعَ لِيتًا قَالَ وَ أَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَ يَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ ۔ نُعْمَانُ الشَّاكُّ ۔ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَأَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّ تِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)) [1]

[1] مسلم، كتاب الفتن، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسى وقتله إياه: ٢٩٤٠ ـ

”دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کو بھیجے گا، ان کی شکل عروہ بن مسعود ؓ کی سی ہے، وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں میں کوئی دشمنی نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو شام کی طرف سے آئے گی تو زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رائی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی حتیٰ کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبداللہ ؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل درندوں کی طرح (ان کے اخلاق بہت برے ہوں گے) نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، نہ بری بات کو برا، پھر شیطان کوئی روپ دھار کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: ”تم شرم نہیں کرتے؟“ وہ کہیں گے: ”پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟“ شیطان کہے گا: ”بت پرستی کرو“ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے کہ ان کی روزی کشادہ ہوگی، مزے سے زندگی گزاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اسے جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور سب سے پہلے صور کی آواز وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائیں گے جو کہ شبنم کے قطروں کی مانند ہوگا، اس سے لوگوں کے جسم اگنے لگیں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہوں گے، پھر پکارا جائے گا: ”اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ“ اور انھیں کھڑا کیا جائے گا، ان سے

سوال ہوگا پھر کہا جائے گا: ''جہنم کے لیے ایک لشکر نکالو۔'' پوچھا جائے گا: ''کتنے لوگ؟'' حکم ہوگا: ''ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو (یعنی ہر ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھول دی جائے گی۔''

دجال کے قتل کی جگہ:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

((ثُمَّ یَأْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْھُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْھُمْ فَیُصْبِحُوْنَ مُمْلِحِیْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْھِمْ شَیْءٌ مِّنْ اَمْوَالِھِمْ وَ یَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَیَقُوْلُ لَھَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ کُنُوْزُھَا کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ وَیَتَھَلَّلُ وَجْھُهٗ وَیَضْحَكُ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوْذَتَیْنِ وَاضِعًا کَفَّیْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَکَیْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ کَاللُّؤْلُؤِ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهٗ یَنْتَھِیْ حَیْثُ یَنْتَھِیْ طَرْفُهٗ فَیَطْلُبُهٗ حَتّٰی یُدْرِکَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُهٗ)) ①

''پھر دجال ایک (دوسری) قوم کے پاس آئے گا، انھیں بھی کفر کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی بات نہیں مانیں گے تو وہ ان کی طرف سے پلٹ جائے گا، پھر

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال:۲۹۳۷۔ مجمع الزوائد:۶۵۱/۷۔ مسند احمد:۱۹/۵۔

ان پر قحط سالی اور خشک سالی ہوگی۔ ان کے پاس ان کے مالوں میں سے کچھ بھی نہیں رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اسے کہے گا: ''اے زمین! اپنے خزانے نکال تو وہاں کے اموال اور خزانے نکل کر اس کے پاس یوں جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں ملکہ مکھی کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اسے تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسے نشانہ کی غرض سے کھڑی کی گئی کوئی چیز دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، پھر اسے بلائے گا، سو وہ نوجوان سامنے آئے گا اور اس کا چہرہ دمکتا ہوگا۔ پھر دجال اسی حال میں ہوگا کہ اچانک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینا ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے سانس کی ہوا لگے گی تو وہ مر جائے گا اور ان کے سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ اسے باب لد (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) کے قریب پائیں گے اور اسے (وہیں) قتل کر دیں گے۔''

معلوم ہوا کہ دجال کے قتل کی جگہ مقام لد ہے اور مقام لد کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''وَهُوَ بَلْدَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ'' [1]

''وہ بیت المقدس کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔''

[1] شرح مسلم: ۱۸/۲۷۱۔

امام ابن اثیر رحمہ اللہ مقام لد کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لُدٌّ مَوْضِعٌ بِالشَّامِ وَ قِيلَ بِفَلَسْطِيْنَ "①

"لد ملک شام میں ایک جگہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فلسطین میں ایک مقام ہے۔"

زمین پر دجال کی مدت قیام:

(۱) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَ تَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ))②

"ایک روز رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور نصیحت فرمائی: "اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔" ہم نے عرض کی: "(اے رسول اللہ!) دجال کتنی مدت تک زمین میں رہے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "چالیس دن، جس میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور اس کے بعد باقی تمام دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔" ہم نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمیں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

---

① النهاية في غريب الحديث والأثر: ٤/٢١٢۔

② مسلم، كتاب الفتن ، باب ذكر الدجال : ٢٩٣٧۔ ابوداؤد : ٤٣٢١، ترمذی: ٢٢٤٠۔ ابن ماجه : ٤٠٧٥۔

''اپنے شب و روز کا اندازہ کر کے (سال بھر کی) نمازیں پڑھ لینا۔''

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَلْبُثُ فِيهِمْ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ)) ①

''میری امت میں دجال نکلے گا اور ان میں چالیس (دن) رہے گا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن رہے گا یا چالیس سال یا چالیس راتیں یا چالیس مہینے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔''

(۳) حضرت جنادہ ابن ابی امیہ الدوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((يَمْكُثُ الدَّجَّالُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا)) ②

''دجال چالیس دن تک زمین میں ٹھہرے گا۔''

(۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((إِنَّمَا فِتْنَتُهُ أَرْبَعُونَ يَوْمًا)) ③

''بلاشبہ اس کا فتنہ چالیس دن ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ دجال چالیس دن تک زمین میں دندناتا پھرے گا اور اس مدت میں وہ

① مسلم، کتاب الفتن، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسىٰ وقتله إياه: ۲۹۴۰۔ حاکم: ۵۰۳/۴۔ مسند احمد: ۲۲۱/۲۔

② مجمع الزوائد: ۶۵۹/۷۔ مسند احمد: ۵۴۱/۵۔ شیخ ایمن محمد عرفہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے۔ التعليق على الفتن لنعيم بن حماد: ص ۴۱۲۔

③ ابن أبي شيبة: ۴۹۳/۷۔ شیخ ایمن محمد عرفہ نے اس روایت کی سند کو قوی کہا ہے۔ التعليق على الفتن لنعيم بن حماد: ص ۴۱۲۔

ساری زمین کا چکر لگائے گا۔ ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن حقیقی سال کے برابر ہو گا، ایسا ہرگز نہیں ہے کہ وہ دن مصیبت و تکلیف کی وجہ سے ایک سال کے برابر لمبا معلوم ہو گا۔ اس بات کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس دن ایک دن کی پانچ نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم اپنے اوقات کا اندازہ لگا کر (پورے سال کی) نمازیں ادا کرنا۔'' اس طرح دوسرا دن ایک مہینے کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہو گا اور باقی سینتیس (۳۷) دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔



حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ

دجال کے متعلق حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد پیدا کی ہے کوئی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے جس نبی کو بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، وہ لامحالہ تمہاری طرف خروج کرے گا۔ اگر اس کے نکلنے کے وقت میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کے سامنے حجت پیش کروں گا اور اگر اس کا خروج میرے بعد ہوا تو ہر آدمی خود اپنی حجت پیش کرے اور میں ہر مسلمان کے لیے اپنے بعد اللہ تعالیٰ کو چھوڑ رہا ہوں۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک شگاف میں سے نکلے گا اور دائیں بائیں (ہر طرف) فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! اے لوگو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے لیے اس کے ایسے اوصاف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بیان کیے ہوں گے۔ وہ کہے گا: ''میں تمہارا رب ہوں لیکن تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے یعنی زندگی میں نہیں دیکھ سکو گے۔ دجال کانا ہے مگر تمہارا رب ایسا نہیں ہے۔

اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا۔ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔ دجال کا ایک فتنہ تو یہ ہے کہ اس کے پاس جنت بھی ہو

گی اور دوزخ بھی اس کی جنت اصل میں دوزخ ہے اور اس کی دوزخ اصل میں جنت ہے۔ جو اس کی آگ کی آزمائش میں پڑے وہ اللہ کی پناہ مانگے۔ اسے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرنی چاہیے۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ بدو (دیہاتی) سے کہے گا: ''اگر میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تم میرے رب ہونے کی گواہی دو گے؟'' وہ کہے گا: ''ہاں!'' پھر شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ کہیں گے: ''اے میرے بیٹا! اس کی پیروی کرو، یہ تمہارا رب ہے۔''

اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہو گا کہ وہ کسی انسان پر قابو پا کر اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے آرے سے دو حصوں میں چیر ڈالے گا، پھر کہے گا: ''میرے اس بندے کی طرف دیکھو میں اسے دوبارہ زندہ کر دوں گا، مگر وہ پھر بھی کہے گا کہ میرے سوا اس کا کوئی رب ہے۔'' چنانچہ اللہ اسے دوبارہ زندہ کر دے گا اور وہ خبیث اسے کہے گا: ''تمہارا رب کون ہے؟'' وہ بندہ کہے گا: ''میرا رب تو اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے متعلق جتنی بصیرت آج حاصل ہوئی ہے اتنی کبھی نہیں تھی۔''

یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا، وہ زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگانے لگے گی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے تمام چرنے والے جانور ہلاک ہو جائیں گے اور ایک دوسرے قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو بارش بھی برسے گی اور زمین نباتات بھی اگائے گی، حتیٰ کہ ان کے مویشی اسی دن سے بہت زیادہ موٹے

تازے ہونا شروع ہو جائیں گے، ان کے پہلو تن جائیں گے اور ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے۔

وہ زمین کی ہر چیز کو روند کر اس پر غالب آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے، وہ ان کے جس راستہ کی طرف آئے گا وہاں اسے فرشتے تلوار سونتے ملیں گے حتیٰ کہ وہ بنجر زمین کے موڑ پر ایک قسم کی سرخ زمین پر پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہائشیوں سمیت تین مرتبہ لرز اٹھے گا۔ اس میں رہنے والا ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کی طرف چلے آئیں گے۔ وہ خبیث مدینہ سے اس طرح دور ہٹ جائے گا جیسے دھونکنی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اس دن کو نجات کا دن کہا جائے گا۔'' پوچھا گیا: ''ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ان دنوں تھوڑے ہوں گے۔

ایک مرد صالح مسلمانوں کا امام ہوگا۔ جس دوران ان کا امام آگے بڑھ کر ان کو صبح کی نماز پڑھا رہا ہوگا اس صبح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹ جائے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے: ''آگے بڑھو اور جماعت کراؤ، کیونکہ اقامت تو آپ کے لیے کہی گئی ہے، اس لیے نماز بھی آپ ہی پڑھائیں۔'' جب وہ امام چلا جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''دروازہ کھول دو۔'' دروازہ کھول دیا جائے گا، دروازے کے پیچھے دجال ستر (۷۰) ہزار یہودیوں سمیت موجود ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس تیز تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور وہ بھاگ جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے لد شرقی کے دروازے پر جا لیں گے اور اسے وہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔ اللہ کی

مخلوق میں سے یہودی جس چیز کی پناہ لے گا وہ بول اٹھے گی خواہ وہ پتھر ہو، درخت ہو، دیوار ہو یا کوئی جانور سوائے غرقد کے درخت کے، کیونکہ وہ تو یہودیوں کا درخت ہے، اس لیے نہیں بولے گا۔ وہ چیز کہے گی: ''اے اللہ کے بندے مسلمان! یہ رہا یہودی، آؤ اسے قتل کر دو۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت میری امت کے درمیان ایک انصاف پسند جج اور ایک عادل امام کی ہوگی۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر ڈالیں گے، جزیہ ساقط کر دیں گے، زکوٰۃ معاف کر دیں گے۔ وہ کینہ اور بغض کو ختم کر دیں گے۔ وہ ہر گرم چیز کی گرمی کو نکال پھینکیں گے حتیٰ کہ بچہ سانپ کے بل میں اپنا ہاتھ ڈالے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ایک بچی شیر کو تکلیف پہنچائے گی مگر وہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ بھیڑیا بھیڑوں کی کتے کی مانند رکھوالی کرے گا۔ دنیا امن اور چین سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے، اتفاق و اتحاد کا دور دورہ ہوگا۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی۔ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔ قریش اپنی حکومت چھین لیں گے اور زمین چاندی کے فرش کی طرح ہوگی۔ اس سے وہ نباتات اگ آئیں جو آدم کے وقت اگتی تھیں۔ یہاں تک کہ لوگ انگور کے ایک گچھے کو مل کر کھائیں گے اور وہ انھیں سیر کر دے گا۔ لوگ ایک انار مل کر کھائیں گے تو وہ ان کا پیٹ بھر دے گا، بیل اتنے اور اتنے پیسوں میں مل جائے گا اور گھوڑے کی قیمت چند درہم ہوگی۔

دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال سخت ہوں گے جن میں لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ ایک تہائی بارش روک لو اور زمین کو حکم ملے گا کہ ایک تہائی نباتات روک لے۔ پھر دوسرے سال آسمان کو حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ملے گا کہ دو تہائی نباتات

روک لے۔ پھر تیسرے سال آسمان کو حکم ہوگا کہ ساری کی ساری بارش روک لے۔ چنانچہ ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا اور زمین کو حکم ہوگا کہ تمام نباتات روک لے۔ چنانچہ کوئی سبزہ نہیں اگے گا۔ کھر والا کوئی جانور باقی نہیں بچے گا سوائے اس کے جسے اللہ بچائے۔'' پوچھا گیا: ''ان دنوں لوگ زندہ کیسے رہیں گے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تہلیل، تکبیر اور تحمید سے۔ یہ انھیں کھانے کا کام دیں گے۔''①

اگرچہ اس روایت کی سند میں ضعف ہے لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ نے بادلائل یہ ثابت کیا ہے کہ اس روایت میں مذکور تمام باتیں دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب ''قصة المسیح الدجال'' ملاحظہ فرمائیں۔



① ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم و خروج يأجوج و مأجوج :٤٠٧٧ ـ الشريعة لآجرى :ص٣٧٥ ـ السنة لابن أبي عاصم: ٣٩١ ـ عبدالله بن أحمد في السنة :ص ١٣٨، ١٣٩ ـ طبراني كبير :٧٦٤٥/٨ ـ ابن عساكر في التاريخ :٦١١/١ ـ حاكم :٥٣٦/٤، ٥٣٧ ـ

ابن صیاد کی حقیقت

ابن صیاد کا ذکر مختلف احادیث میں ملتا ہے، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد یہودی تھا، مدینہ کا رہائشی، نو عمر اور کاہن تھا۔ اس میں کچھ ایسی خصلتیں تھیں جن کے باعث صحابہ کرام اور خود نبی کریم ﷺ بھی شک میں پڑ گئے تھے کہ شاید یہی دجال اکبر ہو۔ لیکن دلائل کی رو سے جو بات زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا بلکہ ایک ایسا آدمی تھا جس میں کچھ دجالانہ صفات تھیں۔ وہ پہلے تو یہودی تھا لیکن نبی ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہو گیا تھا لہٰذا وہ صحابی نہیں بلکہ تابعی تھا۔

ابن صیاد کے متعلق قدرے تفصیل حسب ذیل ہے۔

ابن صیاد کی شکل وصورت:

ابن صیاد کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے:

«أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ» ①

"مدینہ کی ایک یہودی عورت نے ایک بچہ جنا جس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی تھی اور کچلی کا دانت ظاہر تھا تو رسول اللہ ﷺ کو یہ گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں یہ دجال ہی نہ ہو۔"

① مسند احمد: ۳/۳۶۸۔ شرح مشکل الآثار: ۲۹۴۲۔ شرح السنة: ۴۲۷۴۔ اس روایت کی سند جید ہے۔ شیخ شعیب ارنووط نے کہا ہے: "إِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ" "اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔"

ابن صیاد کی عجیب ہیئت و کیفیت:

(۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَ قَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا » [1]

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستے میں ملے اور اس سے کوئی ایسی بات کی جس سے وہ غصہ میں آ کر پھول گیا حتیٰ کہ اس نے پوری گلی کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انھیں اس بات کی اطلاع مل چکی تھی، انہوں نے کہا: "اللہ تم پر رحم کرے، تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "دجال کسی غصے کی وجہ سے نکلے گا جس میں وہ مبتلا ہو گا۔"

(۲) ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

« فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَ قَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَ هِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهٖ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ » [2]

"(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) پھر میں دجال سے دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی، میں نے کہا: "یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا

---

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۳۲۔ مسند احمد: ۳۲۲/۶۔

② مسلم کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۳۲۔

ہوں؟" اس نے کہا: "میں نہیں جانتا۔" میں نے کہا: "آنکھ تیرے سر میں ہے اور تو کہتا ہے مجھے علم ہی نہیں۔" اس نے کہا: "اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔" پھر اس نے ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز نکالتا ہے۔"

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے ان سے کہا:

« وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَ اَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ قَالَ وَ قِيْلَ لَهُ اَ يَسُرُّكَ اِنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ ؟ قَالَ فَقَالَ : لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ » ①

"اللہ کی قسم! مجھے علم ہے کہ وہ (دجال) اس وقت کہاں ہے اور میں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ ابن صیاد سے کہا گیا: "کیا تمہیں پسند ہے کہ تم ہی وہ دجال بن جاؤ؟" تو اس نے کہا: "اگر یہ (دجال بننا) مجھ پر پیش کیا گیا تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔"

ابن صیاد کی انہی عجیب وغریب صفات کی وجہ سے صحابہ کرام شک میں مبتلا تھے کہ آیا یہ دجال اکبر ہے یا نہیں۔ بعض صحابہ تو قسم اٹھا کر کہا کرتے تھے کہ یہی دجال اکبر ہے، ان میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ قابل ذکر ہیں۔

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے:

(۱) محمد بن منکدر نے بیان کیا:

« رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔

ﷺ فَلَمْ يُنكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ)) ①

''میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا: ''آپ اللہ کی قسم کیوں کھا رہے ہیں؟'' تو وہ کہنے لگے: ''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر (کہ ابن صیاد دجال ہے) اللہ کے نبی ﷺ کے پاس قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور نبی ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا۔''

(۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ)) ②

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: ''اللہ کی قسم! مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔''

صرف صحابہ کرام ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ بھی ابن صیاد کی وجہ سے اضطراب اور پریشانی کی کیفیت میں مبتلا تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ بھی گاہے گاہے ابن صیاد کے متعلق تحقیق کرتے رہتے تھے۔

نبی ﷺ کا ابن صیاد کی تحقیق کرنا:

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَ قَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ

① بخاری، کتاب الاعتصام، باب من رأی ترك النكير من النبی حجة لا من غير الرسول: ۷۳۵۵۔ مسلم: ۲۹۲۹۔ ابو داؤد: ۴۳۳۱۔

② ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب خبر ابن الصائد: ۴۳۳۰۔

فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ النَّبِیُّ ﷺ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ : اَ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ : اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ اَ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَفَضَهٗ وَ قَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ فَقَالَ لَهٗ: مَاذَا تَرٰی ؟ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَ کَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ اِنْ یَّکُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَ اِنْ لَمْ یَکُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ» ①

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ دوسرے ساتھیوں کی معیت میں ابن صیاد کے پاس گئے۔ آپ ﷺ کو وہ بنو مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا۔ اسے آپ کے آنے کی کوئی خبر نہ ہوئی، آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن صیاد! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر بولا: ''ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (ﷺ) ان پڑھوں کے رسول ہیں۔'' پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: ''کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے

① بخاری، کتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبی فمات هل یصلی علیه : ۱۳۵۴۔ مسلم : ۲۹۳۰ ۔ ترمذی : ۲۲۴۹ ۔ ابوداؤد : ۴۳۲۹ ۔ شرح السنة : ۴۱۶۵ ۔ مسند احمد : ۲/۱۹۸-۹ ۔ مشکل الآثار : ۷/۳۹۳ ۔

رسولوں پر ایمان لایا۔" پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: "تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟" ابن صیاد بولا: "میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پھر تو تیرا سب کام خلط ملط ہو گیا۔" پھر آپ نے (اللہ کے لیے) اس سے فرمایا: "اچھا میں نے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے، وہ بتلا؟" (آپ ﷺ نے سورۂ دخان کی آیت: ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ کا تصور کیا) ابن صیاد نے کہا: "وہ دخ ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "چل دور ہو جا تو اپنی بساط سے آگے کبھی نہ بڑھ سکے گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر غالب نہیں ہو سکو گے اور اگر یہ دجال نہیں تو اس کو قتل کرنا تیرے لیے بہتر نہیں ہو گا۔"

(۲) حضرت سالم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَ هُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ نَرَآهُ النَّبِيُّ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ اَوْ زَمْرَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ : لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) ①

پھر ایک دن آپ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں ان کھجور کے درختوں

① بخاري، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه: ١٣٥٥۔ مسلم: ٢٩٣٠۔

میں گئے جہاں ابن صیاد تھا۔ (آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے آپ غفلت میں اس کی کچھ باتیں سن لیں۔ آخر آپ نے اس کو دیکھ لیا، وہ ایک چادر اوڑھے پڑا تھا۔ کچھ گن گن یا پھن پھن کر رہا تھا۔ لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ابن صیاد کی ماں نے دور ہی سے آپ کو دیکھ لیا، آپ ﷺ کھجور کے تنوں میں چھپ چھپ کر جا رہے تھے۔ اس نے پکار کر ابن صیاد سے کہا: ''صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) دیکھو! محمد ﷺ آن پہنچے۔'' یہ سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش! اس کی ماں ابن صیاد کو باتیں کرنے دیتی تو وہ اپنا حال واضح کر دیتا۔''

جب یہ خبر ابن صیاد تک پہنچی کہ لوگ اسے دجال اکبر سمجھتے ہیں تو اس نے واضح الفاظ میں اس بات کی تردید کی۔

ابن صیاد کی تردید:

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَ مَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَ بَقِيْتُ اَنَا وَ هُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَ جَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِيْ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيْدٍ! فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَ اللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِيْ اِلَّا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ

حَدِیْثُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هُوَ عَقِیْمٌ لَا یُوْلَدُ لَهٗ وَ قَدْ تَرَکْتُ وَلَدِیْ بِالْمَدِیْنَةِ ؟ اَوَ لَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَ لَا مَکَّةَ وَ قَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَ اَنَا اُرِیْدُ مَکَّةَ.

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیُّ حَتّٰی کِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ! اِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ مَوْلِدَهٗ وَ اَیْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ)) ①

''ہم حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صیاد بھی تھا۔ ایک جگہ ہم اترے تو لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صیاد دونوں رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی کیونکہ لوگ اس کے متعلق جو کہا کرتے تھے (کہ وہ دجال ہے)۔ ابن صیاد اپنا سامان لے کر آیا اور میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا: ''گرمی بہت ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو تو بہتر ہے۔'' اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہمیں بکریاں نظر آئیں۔ ابن صیاد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا: ''ابوسعید! دودھ پی لے۔'' میں نے کہا: ''گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے۔'' میرے دودھ نہ پینے کی کوئی وجہ نہ تھی سوائے اس کے کہ اس کے ہاتھ سے دودھ پینا مجھے برا محسوس ہوا۔ ابن صیاد نے کہا: ''اے ابوسعید! میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت کے ساتھ باندھ کر خود کو پھانسی دے دوں، ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے بارے میں کرتے ہیں۔ اے ابوسعید! تم اہل انصار پر بھلا رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد :۲۹۲۷۔ ترمذی :۲۲٤٦۔ شرح السنة: ۷/٤٥١۔

مخفی رہ سکتی ہے؟ کیا سب سے زیادہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم نہیں؟ کیا اللہ کے رسول نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ بانجھ ہوگا اور اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی؟ جب کہ میں اپنی اولاد مدینے میں چھوڑ کر آیا ہوں، کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکتا؟ جب کہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ جارہا ہوں۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے سوچا کہ اس کا عذر تسلیم کر لوں (اور اسے دجال نہ سمجھوں) لیکن پھر اس نے کہا: "اللہ کی قسم! میں دجال، اس کی جائے پیدائش اور یہ کہ اب وہ کہاں ہے، سب جانتا ہوں۔"

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: "ارے بدبخت! تو ہمیشہ برباد ہو۔"

ابن صیاد دجال نہیں تھا:

اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے ایک ویران جزیرہ میں دجال کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تھا اور پھر نبی ﷺ نے اس کی تصدیق بھی فرمائی تھی جبکہ ابن صیاد اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا کیونکہ دجال تو وہ تھا جو ویران جزیرے میں تھا۔

(۲) دجال کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ بے اولاد ہوگا جبکہ ابن صیاد کی اولاد تھی۔ ①

(۳) دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ ابن صیاد پیدا ہی مدینہ میں ہوا اور اس کا مکہ جانا بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ②

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔

② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۸۔

(۴) نبی ﷺ نے دجال کے نکلنے کی جو علامات بتلائی ہیں وہ ابن صیاد کی آمد سے پہلے موجود نہ تھیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَ خَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)) ①

''بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینے) کی خرابی کا پیش خیمہ ہو گی، مدینے کی خرابی جنگوں کے آغاز کا سبب ہو گی، جنگوں کے آغاز کا انجام قسطنطنیہ کی فتح ہو گی اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا اعلان ہو گی۔''

اور یہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ دجال سے پہلے لوگ دوبارہ تلواروں کے دور میں لوٹ آئیں گے، جنگوں میں تیر، نیزے تلواریں اور گھوڑے استعمال ہوں گے۔ ②

اب ایسی کوئی علامت ابن صیاد کے ظہور کے وقت نہ تھی لہٰذا ثابت ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا۔

(۵) دجال کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس کے ایک ہاتھ میں آگ ہو گی اور ایک ہاتھ میں پانی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کا پانی آگ جبکہ ابن صیاد کے پاس ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ ③

(۶) رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ ④

جب کہ ابن صیاد نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

(۷) دجال کے ماتھے پر ''کافر'' لکھا ہوگا جس کے ہجے کر کے آپ ﷺ نے وضاحت کی

---

① ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب فی أمارات الملاحم: ۴۲۹۴۔ مسند احمد: ۳۰۹/۵۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب فی فتح قسطنطینیة وخروج الدجال: ۲۸۹۷۔ ۲۸۹۹۔
③ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۴۔
④ مسند احمد: ۲۲/۵۔ طبرانی کبیر: ۲۲۷/۷۔ مجمع الزوائد: ۴۴۸/۲۔

کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہوگا۔ ①
جب کہ ابن صیاد کے متعلق کسی ایک صحابی نے بھی یہ بیان نہیں کیا کہ اس کے ماتھے پر ''کافر'' لکھا ہوا تھا۔

(۸) دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن تک قیام کرے گا جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور اس کے بعد باقی تمام دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ②

اب اگر ابن صیاد کی زندگی کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ وہ دجال کی مدت قیام سے زیادہ زمین میں مقیم رہا کیونکہ وہ مدینہ میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تک زندہ رہا۔

معروف مؤرخ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَيْسَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ الْاَكْبَرُ وَ اِنَّمَا هُوَ أَحَدُ الدَّجَاجِلَةِ الْكِبَارِ الْكِثَارِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ كَانَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ يَظُنُّهُ الدَّجَّالَ وَ هُوَ لَيْسَ بِهِ اِنَّمَا كَانَ رَجُلًا صَغِيرًا " ③

''ابن صیاد دجال اکبر نہیں ہے، تاہم وہ بڑے بڑے دجالوں میں سے ایک ہے (یہ عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں) بعض علماء نے کہا ہے کہ بعض صحابہ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے حالانکہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ وہ تو محض ایک چھوٹا آدمی تھا۔''

ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں:

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۳۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۲۹۳۷۔ ابوداؤد: ۴۳۲۱۔ ترمذی: ۲۲۴۰۔ ابن ماجہ: ۴۰۷۵۔
③ النہایۃ فی الفتن: ۱/۸۵۔

" وَالْاَحَادِیْثُ الْوَارِدَةُ فِیْ ابْنِ صَیَّادٍ کَثِیْرَةٌ وَ فِیْ بَعْضِهَا التَّوَقُّفُ فِیْ اَمْرِهِ هَلْ هُوَ الدَّجَّالُ اَمْ لَا ؟ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ شَاْنِ الدَّجَّالِ وَ تَعْیِیْنِهِ وَ قَدْ تَقَدَّمَ حَدِیْثُ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ فِیْ ذٰلِكَ وَهُوَ فَاصِلٌ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ وَسَنُوْرِدُ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهُ لَیْسَ بِابْنِ صَیَّادٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ " ①

"ابن صیاد کے متعلق بہت زیادہ احادیث موجود ہیں اور ان احادیث میں سے بعض میں ابن صیاد کے معاملے کے متعلق توقف ہی ہے کہ آیا وہ دجال ہے یا نہیں؟ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ (آپ ﷺ کا ابن صیاد کے متعلق تردد اور شک) دجال کی تعین کی وحی نازل ہونے سے پہلے ہو اور اس مسئلے میں گزشتہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث فیصلہ کر دینے والی ہے اور عنقریب ہم کچھ ایسی احادیث ذکر کریں گے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔"

علاوہ ازیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔ ②

ابن صیاد ایک کاہن تھا:

(۱) ابن صیاد یہودی النسل تھا اور کہانت کیا کرتا تھا۔ اس کے کاہن ہونے کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:

((مَاذَا تَرٰی ؟ قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَ کَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : خُلِّطَ

① النھایة فی الفتن: ۱/۹۳۔

② الفرقان بین أولیاء الرحمٰن: ص ۷۷۔

عَلَيْكَ الْاَمْرُ» ①

"تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا: "میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔"

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ابن صیاد سے دریافت کیا:

« مَا يَاْتِيْكَ ؟ قَالَ يَأْتِيْنِىْ صَادِقٌ وَ كَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّیْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئَةً وَ خَبَّأَ لَهُ: ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴾ [الدخان: ١٠] قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ » ②

"تیرے پاس کون آتا ہے؟" اس نے کہا: "میرے پاس سچا اور جھوٹا (دونوں) آتے ہیں۔" تو نبی ﷺ نے اسے کہا: "تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہارے لیے (ذہن میں) کچھ چھپایا ہے" اور آپ ﷺ نے یہ آیت چھپائی تھی: "جس دن آسمان واضح دھوئیں کے ساتھ آئے۔" ابن صیاد نے کہا: "وہ دخ ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو ذلیل ہو اور تو ہرگز اپنی مقدار سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔"

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:

« مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ! قَالَ صَدَقْتَ » ③

"جنت کی مٹی کیسی ہے؟" اس نے کہا: "اے ابو القاسم (ﷺ)! جنت کی مٹی

① بخاری، کتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبی فمات هل يصلى عليه: ١٣٥٤ ـ
② ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خبر ابن صائد: ٤٣٢٩ـ بخاری: ١٣٥٤ـ مسلم: ٢٩٢٤ ـ
③ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ٢٩٢٨ ـ

باریک سفید کستوری کی مانند ہے۔" یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے سچ کہا۔"

(۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا:

«اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَ اَيْنَ هُوَ» ①

"خبردار! اللہ کی قسم! مجھے دجال کی پیدائش کی جگہ، اس کی رہائش اور اب وہ کہاں ہے، سب علم ہے۔"

(۵) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ابن صیاد نے کہا:

«وَ اَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ» ②

"اور میں اس کے باپ اور اس کی ماں کو بھی جانتا ہوں۔"

(۶) صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے کہا:

«مَا تَرٰى ؟ قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَ مَا تَرٰى ؟ قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَ كَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَ صَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ» ③

"تو کیا دیکھتا ہے؟" اس نے کہا: "میں پانی پر عرش دیکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو سمندر پر ابلیس کا عرش دیکھتا ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "اور کیا دیکھتا ہے؟" اس نے کہا: "میں دو سچوں اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے، تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔"

① مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔
② مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۷۔
③ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد: ۲۹۲۵۔ شرح السنۃ: ۴۵۳/۷۔ ابن حبان: ۱۷۸/۱۵۔

کیا ابن صیاد مسلمان ہو گیا تھا؟:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ابن صیاد کے متعلق فرماتے ہیں:

" وَ هُوَ الَّذِیْ قِیْلَ اَنَّهُ الدَّجَّالُ وَ قَدْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَجَّ وَ غَزَا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَقَامَ بِالْمَدِیْنَةِ "①

''اسی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ دجال ہے حالانکہ عبداللہ بن صیاد مسلمان ہو گیا تھا، اس نے حج کیا، مسلمانوں کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا اور مدینہ میں مقیم رہا۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَیَّادٍ اَوْرَدَهُ ابْنُ شَاهِیْنَ وَ قَالَ: هُوَ ابْنُ صَائِدٍ كَانَ اَبُوْهُ یَهُوْدِیًّا فَوُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ اَعْوَرُ مَخْتُوْنًا وَ هُوَ الَّذِیْ قِیْلَ اَنَّهُ الدَّجَّالُ ثُمَّ اَسْلَمَ فَهُوَ تَابِعِیٌّ لَهُ رُؤْیَةٌ " ②

''عبداللہ بن صیاد کا ذکر ابن شاہین نے بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ابن صائد ہے جس کا باپ یہودی تھا۔ عبداللہ (بن صیاد) کانا اور مختون پیدا ہوا اور یہ وہی ہے جسے دجال کہا گیا پھر وہ مسلمان ہو گیا تھا، پس وہ تابعی ہے خواہ اس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہی ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ كَانَ دَجَّالًا مِنَ الدَّجَاجِلَةِ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَظْهَرَ الْاِسْلَامَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِضَمِیْرِهٖ وَسِیْرَتِهٖ " ③

---

① تهذيب التهذيب: ٢٦٣/٤ ـ

② تجريد أسماء الصحابة: ٣١٩/١ ـ

③ النهاية في الفتن: ٨٨/١ ـ

''بلاشبہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا پھر اس کے بعد وہ تائب ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا لیکن اس کے ضمیر اور سیرت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔''

درج بالا ائمہ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد نبی ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا تھا اور وہ تابعی تھا کیونکہ نبی ﷺ کی زندگی میں وہ ایمان نہیں لایا تھا۔

ابن صیاد کے مسلمان ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے ابن صیاد سے روایت بیان کی ہے جیسا کہ الطبقات الکبریٰ میں ہے:

((اِبْنُ صَیَّادٍ وَ یُکَنّٰی اَبَا اَیُّوْبَ وَ کَانَ ثِقَةً قَلِیْلَ الْحَدِیْثِ وَکَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا یُقَدِّمُ عَلَیْهِ اَحَدًا فِی الْفَضْلِ وَ رَوٰی عَنْهُ)) ①

''ابن صیاد کی کنیت ابو ایوب تھی اور وہ ثقہ تھا (اگرچہ) اس کی احادیث کم ہیں۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فضل و مرتبہ میں کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتے تھے اور اس سے روایت بھی بیان کرتے تھے۔''

ابن صیاد حرہ کے دن گم ہو گیا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَقَدْنَا ابْنَ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحَرَّةِ)) ②

''حرہ کے دن ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا تھا۔''

امام شمس الحق عظیم آبادی رقمطراز ہیں:

"هُوَ یَوْمُ غَلَبَةِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَلَی اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مُحَارَبَتِهٖ اِیَّاهُمْ" ③

''(حرہ کے دن سے مراد) وہ دن ہے جس دن یزید بن معاویہ نے اہل مدینہ پر

① الطبقات الکبریٰ: ۱/۴۰۲۔
② ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خبر ابن صائد: ۴۳۳۲۔
③ عون المعبود: ۱۱/۳۲۵۔

غلبہ حاصل کر لیا تھا اور ان سے لڑائی کی تھی۔"

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کو ترجیح دی ہے کہ ابن صیاد گم ہو گیا تھا اور کہا ہے:

" وَهٰذَا يَضْعُفُ مَا تَقَدَّمَ اَنَّهُ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَنَّهُمْ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَ كَشَفُوْا عَنْ وَجْهِهِ "①

"یہ بات (جو ابھی گزری ہے) کہ ابن صیاد مدینہ میں فوت ہوا اور لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے چہرے کو ننگا کیا، (انتہائی) کمزور ہے۔"



① فتح الباری بحوالہ عون المعبود: ۱۱/۳۲۵ ۔

دجال سے نجات کا راستہ

دجال کی آمد برحق ہے اور وہ مسلمان یقیناً خوش قسمت ہوں گے جو دجال کے فتنہ سے محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ کتنے ہی مسلمان ایسے ہوں گے جو خود کو مومن سمجھتے ہوں گے لیکن جب دجال کا سامنا کریں گے تو اس کے پاس موجود شبہے والی اشیاء دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں گے حالانکہ اس سے پہلے ان کا دعویٰ یہ ہوگا کہ دجال جھوٹا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا زمانہ پانے والے مسلمانوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ وہ دجال کا سامنا نہ کریں بلکہ اس سے کہیں دور چلے جائیں تاکہ اس کے فتنہ سے بچ سکیں۔

علامات قیامت سے اکثر و بیشتر تو ظاہر ہو ہی چکی ہیں اور لامحالہ عنقریب دجال اکبر کا ظہور بھی ہونے والا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ پہلے سے ہی ان کا حفاظتی تدابیر کو اپنا رکھیں جنہیں اختیار کر کے فتنہ دجال سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ہمیں دجال سے بچاؤ کے جو طریقے ملتے ہیں ان کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے۔

دجال کو جھٹلانا اور اللہ پر کامل توکل کا مظاہرہ کرنا:

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(فَمَنْ قَالَ اَنْتَ رَبِّیْ اِفْتَتَنَ وَمَنْ قَالَ کَذَبْتَ رَبِّیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ فَلَا یَضُرُّهُ)[1]

[1] مسند احمد: ۲۸/۴ ۔ طبرانی کبیر: ۱۷۵/۲۲ ۔ حاکم: ۵۵۴/۴ ۔

''(دجال کا سامنا کرنے والے لوگوں میں سے) جس نے کہہ دیا تو میرا رب ہے وہ تو فتنہ میں مبتلا ہو گیا اور جس نے کہا تو جھوٹا ہے، میرا رب اللہ ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا تو وہ (دجال) اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

فتنہ دجال سے پناہ مانگنا:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے آخر میں تشہد اور درود کے بعد فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی فتنہ دجال سے پناہ مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَسِيۡحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَ فِتۡنَةِ الۡمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡمَأۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ)) ①

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے، فتنہ مسیح دجال سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور گناہ اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۲) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسۡتَعِيۡذُ فِیۡ صَلَاتِهٖ مِنۡ فِتۡنَةِ الدَّجَّالِ)) ②

''رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔''

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ الفاظ کہا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتۡنَةِ الۡقَبۡرِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡغِنٰی وَ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡفَقۡرِ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ

① بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام: ۸۳۲۔ مسلم: ۵۹۰۔ مؤطا: ۱/۲۱۵۔ ابن ماجہ: ۳۸۸۵۔ ترمذی: ۳۴۹۴۔ مسند احمد: ۱/۳۰۱۔

② بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام: ۸۳۳۔

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ))①

''اے اللہ! میں آگ کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے فتنے، عذاب قبر اور امیری وفقیری کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی ﷺ دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))

''دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

یہ حکم سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا:

((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))②

''ہم فتنہ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے آخر میں فتنہ دجال سے پناہ مانگنے کا حکم دیا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ))③

''جب تم آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگو، عذاب جہنم سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال

---

① بخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر: ٦٣٧٧ ـ

② مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها وأهلها ، باب عرض مقعد الميت : ٢٨٦٧ ـ مسند احمد: ٥/١٩٠ ـ

③ مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر :٥٨٨]

کے شر سے۔"

سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لینا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))①

"جس نے سورۂ کہف کی دس آیات حفظ کر لیں اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔"

ان دس آیات کی وضاحت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))②

"جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ...... مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ))③

"جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات حفظ کیں (اسے دجال کے فتنے سے بچا لیا جائے گا)۔"

لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ جس روایت میں سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے

① مسند احمد: ٦/٤٤٩۔

② مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي: ٨٠٩۔ ابو داؤد: ٤٣٢٣۔ مسند احمد: ٦/٢٥٠۔ ترمذی: ٢٨٨٦۔ السلسلة الصحيحة: ٥٨٢۔

③ ابو داؤد: ٤٣٢٣۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ اَدْرَکَهُ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْکَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ)) ①

''تم میں سے جو بھی اسے (یعنی دجال کو) پالے تو اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے کیونکہ یہ آیات تمہیں اس کے فتنے سے بچانے کا ذریعہ ہوں گی۔''

مکہ اور مدینہ میں رہائش:

مکہ اور مدینہ میں رہائش دجال کے فتنے سے بچاؤ کا سبب ہوگی کیونکہ ان دونوں علاقوں کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے بچا لیا ہے، دجال ان علاقوں میں داخل نہیں ہو سکے گا بلکہ جب بھی داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو پہرا دیتے ہوئے فرشتے اپنے سامنے پائے گا۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَدِیْنَةُ یَأْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلَائِکَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ②

''دجال مدینہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ چنانچہ نہ دجال اس کے قریب آ سکتا ہے اور نہ طاعون ان شاء اللہ۔''

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ)) ③

---

① ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب ذکر الدجال: ٤٣٢١۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینة: ٧١٣٤۔ ترمذی: ٢٢٤٢۔ مسند احمد: ١٢٣/٣۔

③ بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ٧١٢٥۔

''اہل مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرا دیتے) ہوں گے۔''

(۳) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((يَجِيْءُ الدَّجَّالُ فَيَطَأُ الْاَرْضَ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ فَيَأْتِي الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا صُفُوْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ)) ①

''دجال ساری زمین روند ڈالے گا مگر مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ وہ مدینہ آئے گا تو اس کے ہر راستے پر فرشتوں کی صفیں (پہرا دیتے ہوئے) پائے گا۔''

یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال سے بچانے والا اصل ہتھیار ایمان ہی ہے اور اگر ایمان نہ ہوا تو مکہ اور مدینہ کی رہائش بھی کچھ فائدہ نہیں دے گی بلکہ کافر اور منافق لوگ ان بابرکت شہروں سے نکل کر دجال سے جاملیں گے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَجِيْءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ)) ②

''دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے پر قیام کرے گا، پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔''

دجال کا سامنا نہ کرنا:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① مسند احمد: ۱۹۱/۳۔

② بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۲٤۔

((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ ! اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ اَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) ①

''جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے گریز کرے اللہ کی قسم! جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہ سمجھے گا کہ وہ مومن ہے اور جو شبے کی چیزیں وہ (دجال) دے کر بھیجا گیا ہے انھیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔''

دجال کے خلاف جہاد میں شرکت کرنا:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ)) ②

''میری امت میں سے ایک جماعت حق کی خاطر ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے خلاف جہاد کرے گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق کی خاطر جہاد کرنے والا گروہ ہمیشہ غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کی آخری لڑائی مسیح دجال سے ہوگی اور وہ اس پر بھی غالب آجائیں گے۔ لہٰذا فتنہ دجال سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس جہادی دستہ میں شرکت کر لی جائے۔



① ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج دجال: ۴۳۱۹۔ مسند احمد: ۴/۴۲۱۔ حاکم: ۴/۵۷۶۔

② ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی دوام الجهاد: ۲۴۷۴۔

فتنۂ دجال اور اس سے نجات کا راستہ

بیماری کتنی ہی مہلک اور پریشان کن کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی شفا ضرور نازل فرمائی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ بیماری کی تشخیص صحیح طور پر ہونی چاہیے اور پھر یہ علم ہونا چاہیے کہ اس کی شفا کس چیز میں ہے۔ فرمان نبوی کے مطابق اگرچہ فتنۂ دجال دنیاوی فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے بچاؤ کے طریقے بھی بتلا دیئے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں فتنۂ دجال کا کامل ادراک ہونا چاہیے اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کا بھی علم ہونا چاہیے۔ یہ کتاب انہی دو باتوں کا مجموعہ ہے۔

راقم الحروف نے اس کتاب میں نصوص شرعیہ سے کرید کرید کر وہ تمام معلومات یکجا کرنے کی کوشش و جستجو کی ہے جو دجال کے متعلق قابل اعتبار دلائل سے ملتی ہیں۔ دلائل کے لیے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض مقامات پر ناگزیر وضاحت کے لیے ائمہ کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں۔

احادیث کی تخریج کے لیے جدید اسلوب اپنایا گیا ہے۔

امید واثق ہے کہ اس کتاب کے ذریعے لوگ فتنۂ دجال کی حقیقت تک رسائی حاصل کرلیں گے اور انہیں دجال سے نجات کا راستہ بھی مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے۔ (آمین)



MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
Facebook: Maktabaalfaheem

₹ 75/-